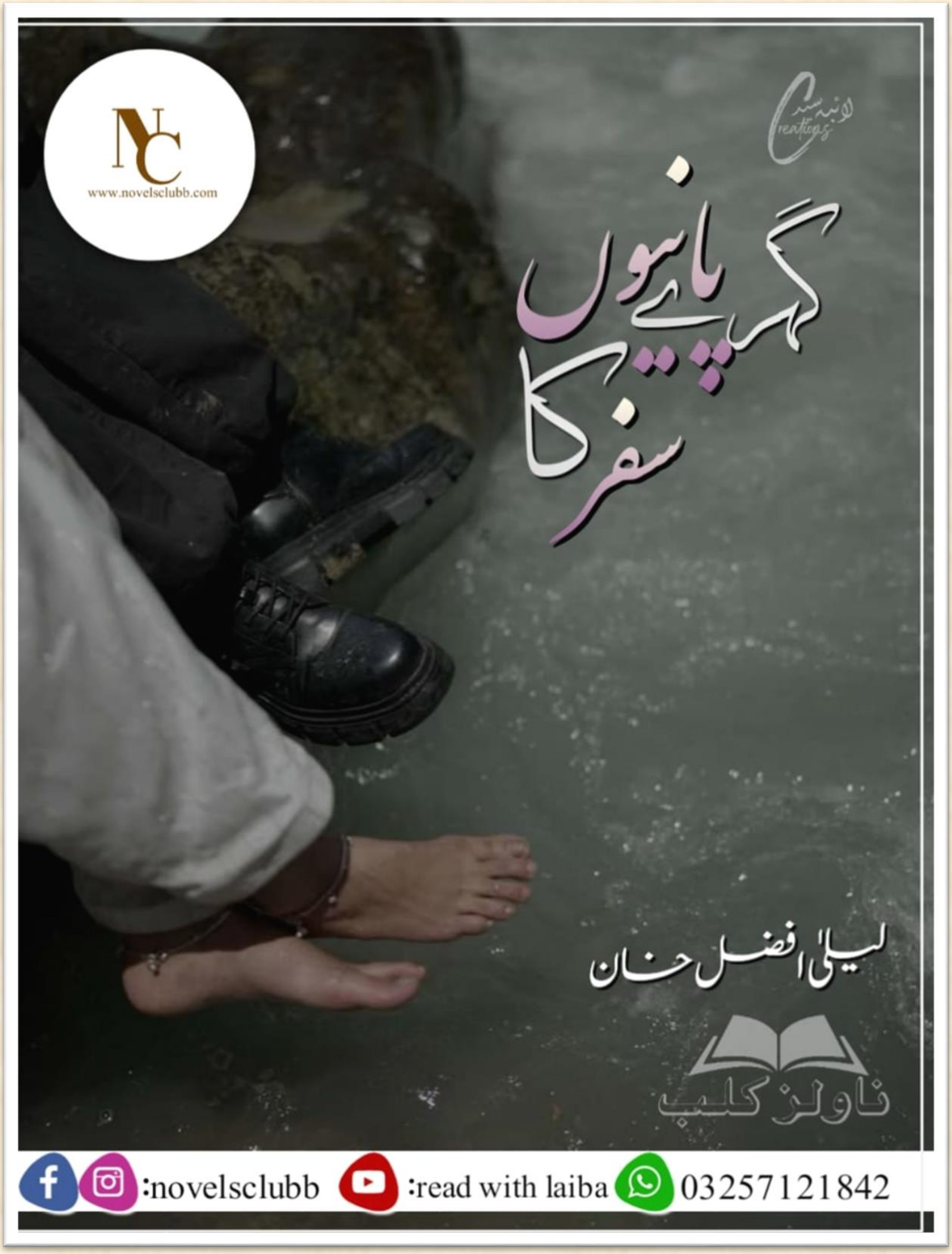

www.novelsclubb.com
گہرے پانیوں کا سفر
لیلیٰ افضل خان
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

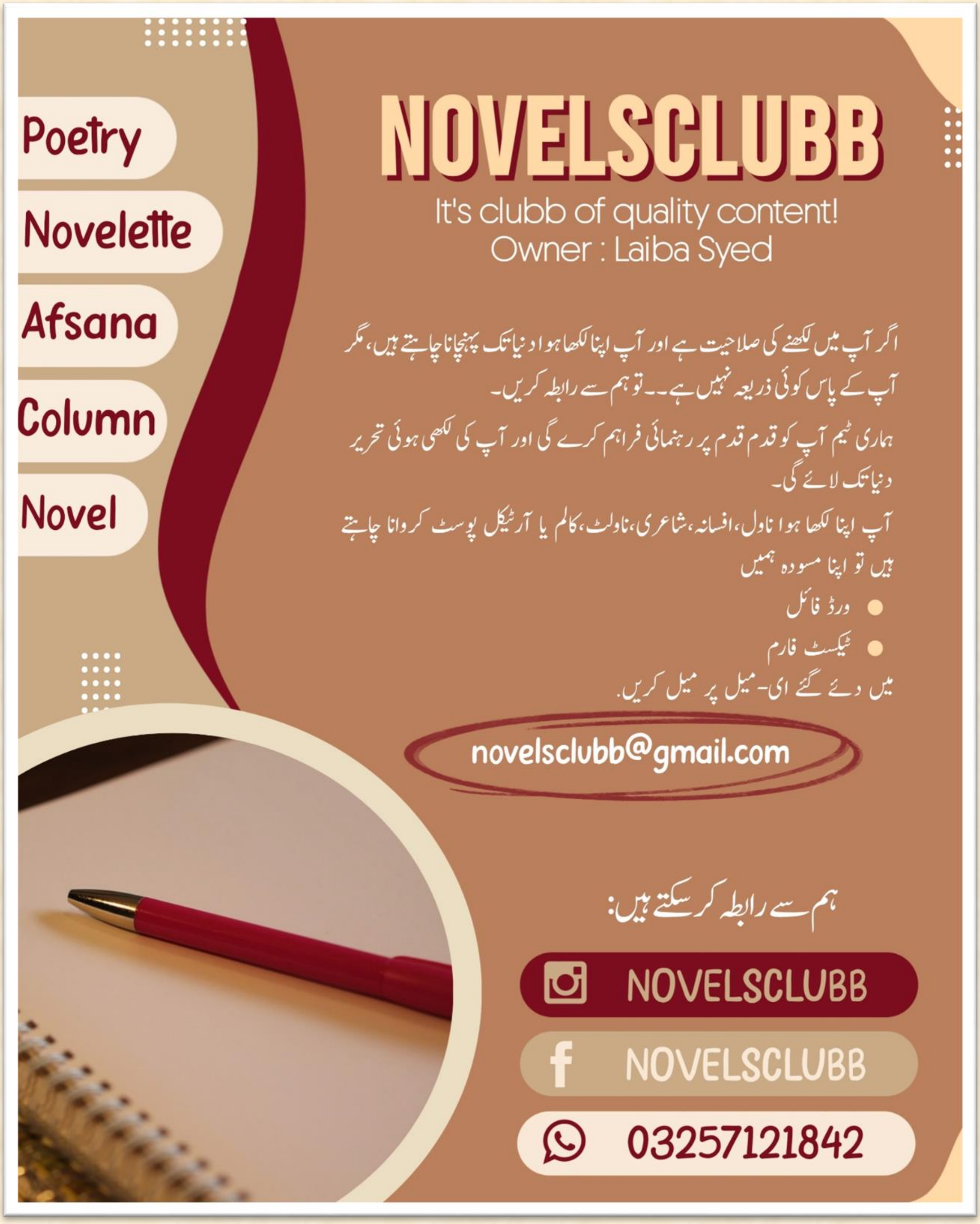
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گہرے پانیوں کا سفر

از قلم

لیلیٰ افضل خان

Clubb of Quality Content!

گہرے پانیوں کا سفر از لیلیٰ افضل خان

تیسری قسط

دربارِ خاص میں ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جو شروع تھا۔ کوئی شہزادی یا بادشاہ کے نام تحفے لایا تھا تو کوئی اپنے مسائل لیے بیٹھا تھا!

ایسے میں دربارِ خاص کا دروازہ کھلا اور نور بانو اندر آئی۔

کوئی متوجہ نہیں ہوا کیونکہ لوگ اس وقت آ جا رہے تھے۔

اس نے ہلکے سبز رنگ کا شیفون کا فراک پہنا تھا اور بال بندھے ہوئے تھے اور آگے کی دو لٹیں اُسی طرح کرل کر کے پیچھے کی طرف ساتھ بندھی تھیں جبکہ ہم رنگ دوپٹہ گلے میں لیا ہوا تھا۔

وہ تیز تیز چلتی تخت کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

اس نے شہزادی کو پکارا۔ "شہزادی!"

پکارنے کا لہجہ عام تھا، مگر اس میں کچھ تھا! کچھ تو تھا کہ شہزادی ٹھٹک کر اسے دیکھنے لگی!

شہزادی جو جبران میں کھو سی گئی تھی، رک کر اسے دیکھنے لگی اور اپنی دائیں ابرو اس انداز سے اوپر اٹھائی، جیسے سوال کر رہی ہو۔۔

وہ جو "میں آپ سے ایک سوال کرنے آئی ہوں، امید کرتی ہوں آپ بُرا نہیں مانیں گی!"
پہلے ہی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی، نور بانو کے اس جرات مندانہ سوال پہ مزید حیران ہوئی۔

"خیریت، نور بانو؟"

جبران کا ہاتھ جو اس مخملی ڈبیا کو اٹھاتے اٹھاتے رک گیا تھا اب وہ اس کی طرف متوجہ تھا۔
اسے توقع نہ تھی کہ اسے نور بانو محل میں مل جائے گی۔

جبران اور یوسف اور ان کے علاوہ وہاں موجود دیگر افراد بھی اس وقت نور بانو کی طرف متوجہ تھے۔ نور بانو کی جبران کی طرف پشت تھی وہ اس وقت لا علم تھی کہ وہ یہاں موجود ہے۔

Clubb of Quality Content!

اتنی قیمتی کتاب مجھے کتب خانے یہ کتاب؟ (اس نے کتاب دائیں ہاتھ سے ہوا اوپر کی)"
کے کونے میں موجود ایک خستہ حال کمرے سے ملی، کیا آپ جانتی ہیں کہ اس کتاب کی کیا
وہ ابنِ سینا کی کتاب ہوا میں لہراتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں اس محل کی "قیمت ہے؟
شہزادی سے سوال کر رہی تھی۔

شہزادی نے بالآخر پوچھا۔ "نور بانو! آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں؟"

میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ اس محل کی سربراہ ہیں، آپ کیسے لاعلم رہ سکتی ہیں کہ شاہی" کتب خانے کے ایک خستہ حال کمرے میں ابنِ سینا کی یہ کتاب اس حال میں پڑی ہوئی ہے؟

شہزادی نے اب گہری سانس "اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ کتاب پورے برِ صغیر میں نہیں ہے۔

لی۔

نور بانو نے کتاب کنیز کو پکڑائی اور کنیز وہ کتاب شہزادی کو دے "کتاب میرے پاس لاؤ!"

آئی۔

"محترمہ!"

جبران نے سب خاموشی سے دیکھنے کے بعد شہزادی کو پکارا۔

شہزادی جو کنیز سے کتاب پکڑ رہی تھی، جبران سے بولی۔ رخسار کو اب جیسے "فرمائیے"

معلوم ہو گیا تھا کہ وہ باقی لوگوں کی طرح اسے شہزادی نہیں کہتا۔

نور بانو ٹھٹکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو کرسی پر جبران کو بیٹھے پا کر حیران رہ گئی، جو اپنے مخصوص بغدادی حُلیے میں تھا۔ جبران اس کی طرف نہیں بلکہ شہزادی کی طرف متوجہ تھا۔

یہ کتاب واقعی بہت اہمیت رکھتی ہے، آپ کے ملک کا تو پتا نہیں بغداد میں اس کی قیمت" جبران نے کتاب کے حوالے سے اپنی معلومات دیں۔ "سونے جواہرات کے برابر ہے۔

نور بانو نے سوچا۔ "تو موصوف بغداد سے تعلق رکھتے ہیں؟"

رخسار نے جبران سے کہا۔ " خوب! تمہاری معلومات کا شکریہ!"

شہزادی نے کتاب کا جائزہ لیا اور کنیز کو حکم دیا جو پل بھر میں شاہی قلم اور سیاہی "قلم دو!" کے ساتھ موجود تھی۔

شہزادی نے کتاب کے پہلے صفحے پر اپنے دستخط کیے اور کتاب نور بانو کو پکڑانے کا کہا۔

یہ میری طرف سے اب تمہارا تحفہ ہے! تم چاہو تو اسے اپنے پاس رکھو یا اسی شاہی کتب "

نور بانو نے حیرانی سے شہزادی کو دیکھا...اور کتاب تھام کر "خانے میں، یہ فیصلہ تمہارا ہے۔

اس کا پہلا صفحہ کھولا جس پر لکھا تھا:

"شہزادی رُخسار کی طرف سے نور بانو کو تحفہ "

شہزادی اب دوبارہ سے جبران کی "جی تو جبران صاحب، آپ کیا لائے ہیں ہمارے لیے ؟" طرف متوجہ تھیں! اور نور بانو اس بات پہ حیران تھی کہ جبران نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں۔۔

جبران نے پھر سے اپنا عود والا صندوق کھولا اور اب کی بار سیاہ مخملی ڈبیا کے بجائے ایک شیشے کی بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔اب نور بانو ابن ِ سینا کی کتاب ہاتھ میں پکڑے یہ بات ہضم کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ کتاب جو پورے برّ ِصغیر میں نہیں ہے وہ اس کی ملکیت ہے!

یہ شیشے کی بوتل بھی اپنے آپ میں خاص تھی، رُخسار کی کنیز نے وہ بوتل جبران سے لے کر رُخسار کو دی۔

نور بانو وہیں رُک کر شہزادی رُخسار کو دیکھنے لگی جو عمدہ عود کی خوشبو سونگھ رہی تھی!

"بہت خوب، جبران صاحب! یہ تو آپ کوئی بہت ہی نایاب چیز لائے ہیں"

شہزادی کہے بغیر رہ نہ سکی۔

نور بانو نے ایک دفعہ پھر جبران کی طرف دیکھا، وہ اب بھی اس کی طرف متوجہ نہ تھا!

اسے اچھا نہ لگا، وہ وہاں سے جانے کے لیے مڑی!

اس کے ہاتھ میں وہی نایاب کتاب تھی، وہ بجائے اس پر خوش ہونے کے اس غم میں تھی کہ جبران اس کی طرف متوجہ نہ تھا،

اس نے خود سے سوال کیا۔ وہ بیزار سی قدموں سے چلتی دربارِ خاص سے نکل "مگر کیوں؟" آئی۔۔۔

~~~~~
~~~~~

یوسف نے اُسے مبارکباد دی۔ شہزادی "مبارک ہو جِبران، یہ تو بہت اچھا سودا ہو گیا ہے!"

رُخسار نے اُس سے معمول سے کچھ زیادہ ہی عود کی طلب کی تھی۔ پتہ نہیں یہ وہی عود تھا جو اُنہیں پسند آگیا تھا یا کوئی اور۔

خیر مبارک دوست! مجھے اس کی توقع تھی کیونکہ میں عام عود نہیں بیچتا۔ خیر تم چلو، میں آتا"

"ہوں۔

وہ دونوں محل کی سنگِ مرمر سے بنی راہداری میں تھے جب جِبران نے اُس سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کہاں چل دیے؟"

میں آتا ہوں، تم ایک کام کرو ـــــ بازار جاؤ اور باقی عود جو محترمہ نے مانگا ہے اُسے ناپ کر"

"الگ کر دو اور حساب کتاب کے رجسٹر میں انٹری کر دینا۔

اُس نے یوسف کو ہدایت دی اور خود دربان سے شاہی کتب خانے کا راستہ پوچھا۔

وہ اپنے کمرے میں موجود کرسی کی پُشت سے سر ٹکائے، آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔اُس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا——جِبران دروازے میں کھڑا تھا۔وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپ؟"

اُس نے آج بھی اُسے نُور کہہ کر پکارا۔وہ اسے بھولا نہیں تھا اب "اندر آسکتا ہوں، نُور؟" پھر لہجے میں وہی شناسائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آیئے۔"

اُس نے وہ مخملی صندوق میز پر رکھا، جہاں پہلے ہی ابنِ سینا کی کتاب رکھی ہوئی تھی اور کچھ کاغذ، قلم اور دوات بھی موجود تھے اور خود کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

اس نے بیٹھے ساتھ پوچھا۔ " اب زخم کیسا ہے آپ کا؟"

نور بانو نے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ کچھ دیر پہلے " آپ کا شکریہ۔ میں اب بہتر ہوں۔" والا دکھ اب ختم ہو چکا تھا، اب اس کے پاس دو وجوہات تھے خوش ہونے کے لیے۔ اور بہت جلد اسے خوش ہونے کو تیسری وجہ ملنے والی تھی۔

اُس نے ایسے دوستانہ لہجے میں پوچھا "تمہارے ہاں مہمانوں کو کچھ کھلاتے پلاتے نہیں؟" جیسے برسوں سے پکے دوست ہوں۔ اسے اس شخص کی سمجھ نہیں آئی، کہاں وہ دربار خاص میں بے نیازی اور کہاں یہ دوستانہ لہجہ! یہ شخص تھوڑا مشکل تھا۔۔

اُس نے سادگی سے پوچھا۔ "چائے یا شربت؟"

جبران نے اُس کو نظر بھر کے دیکھنے کے بعد کہا تو وہ جز بز سی "جو آپ پیتی ہیں، وہی۔" ہو گئی۔

اُس نے خادم کو آواز دے کر ہدایت دی جو دروازے "اصغر! اصغر! دو کپ چائے لانا۔" کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

نور بانو نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ "آپ یہاں کیسے؟"

میں نے سوچا یہ شاہی کتب خانہ دیکھا جائے، اور یہ بھی کہ یہاں ابنِ سینا جیسی اور کون سی "
جبران نے اس کے کمرے کی تینوں دیواروں کو دیکھا جہاں "نایاب کتابیں موجود ہیں!
کتابیں نفاست سے رکھی ہوئی تھیں۔

"وہ تو آپ دیکھ لیں گے، مجھے پہلے کچھ سوال کرنے ہیں آپ سے۔"

جبران نے آہستہ سے کہا جو اُس نے تقریباً سن ہی "چلو کچھ تو آپ کو بھی لگاؤ ہوا ہم سے۔"
لیا۔

"جی؟"

"کچھ نہیں، سوال کیجیے۔"

"آپ بتائیں کہ آپ ایسے کیوں ہیں؟"

اُس نے کیا پوچھنا تھا اور کیا پوچھ بیٹھی، دل ہی دل میں خود کو کوسا۔

جبران نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔ "ایسا کیوں ہوں مطلب؟"

اُس نے سوال گھمایا اور یہ اُسے بھی پتا تھا کہ غلط "میرا مطلب ہے آپ بغداد سے ہیں؟"
گھمایا۔

"جی نور، میں بغداد سے ہوں۔"

"اچھا۔"

"بس ایک ہی سوال تھا؟"

سوال تو بہت تھے، اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

اُس نے پیشکش دی اور پھر دل میں "آئیں، پھر آپ کو کتب خانے کی سیر کرواتی ہوں۔"

"میں کیوں کرواؤں، خود دیکھ لے۔" سوچا،

اتنے میں اصغر چائے لے آیا۔ "آپ کہتی ہیں تو منع کیسے کر سکتا ہوں۔"

نور بانو نے دل میں شکر کیا۔ وہ اس کے سامنے نہ جانے کیوں تذبذب "اوہ! چائے آگئی۔"

اور گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔ کہنا کچھ اور چاہ رہی تھی اور کہہ کچھ اور بیٹھتی۔۔

اصغر نے ایک کپ اُس کے سامنے رکھا اور ایک جبران کے۔

جبران نے سوال کیا۔ "تو آپ یہاں ہوتی ہیں؟"

"جی۔"

"ویسے آپ ٹھیک جگہ پر ہیں۔"

وہ نہ سمجھی۔ "کیا مطلب؟"

اُس کا اشارہ کتب "مطلب یہ کہ آپ جیسی لڑکی کو انسان کسی ایسی جگہ ہی پا سکتا ہے۔"

خانے کی طرف تھا۔

نور بانو کو سمجھ نہ آیا کہ اب کیا کہے۔

Clubb of Quality Content

"کتابوں کے شوق کے علاوہ کیا شوق ہیں آپ کے؟"

جبران کے سوال پر وہ خود حیران ہوئی، کیونکہ اُسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی شوق ہے اس کا۔

"کتابیں ہی میری دنیا ہیں۔"

جبران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "وہ تو آپ کا خواب ہے... کتب خانہ کھولنا۔"

وہ حیران ہوئی۔ "یہ آپ کو کیسے پتا؟"

"آپ کی ڈائری میں پڑھا تھا، نور۔"

اُس نے ایک دفعہ پھر شکوہ کیا۔ "ویسے یہ آپ نے بہت غلط کیا تھا۔"

میں نے جو کیا، ٹھیک کیا۔ آپ زخمی تھیں اور آپ کی شناخت میرے لیے ضروری تھی، جو" اُس نے وضاحت دی۔ "آپ کی ڈائری میں لکھے آپ کے نام اور پتے سے ممکن ہوئی۔

میرے خواب کا ذکر میں نے ڈائری کے بیچ میں کہیں کیا ہوگا، جبکہ میرا نام اور پتا ڈائری کے" نور بانو نے جیسے اس کی چوری پکڑی۔ "پہلے صفحے پر لکھا تھا

آپ کا نام آپ نے جس خوبصورت خطاطی سے لکھا تھا، اس نے مجھے مجبور کیا کہ ڈائری کے" اس نے بالآخر قبول کیا اور ایسا "اندر کے کچھ صفحے پڑھوں، بہت معذرت اگر آپ کو بُرا لگا اظہار کیا کہ یہ اس کی تعریف تھی یا کیا، خیر جو بھی تھا نور بانو کو اس شخص کی زبان سے اپنی ذات سے متعلق تعریف پسند آئی۔

اس نے بظاہر یہ چھوٹی سی خوشی چھپاتے ہوئے "اب آپ پڑھ ہی چکے ہیں تو کیا معذرت!" کہا۔

جبران اپنی چائے ختم کر چکا تھا جبکہ نور بانو کا کپ ابھی بھرا پڑا تھا، وہ چائے ذرا ٹھنڈی کر کے پیتی تھی۔

جبران نے اپنا وہی صندوق کھولا اور وہ سیاہ مخملی ڈبیا نکال کر نور بانو کے سامنے رکھ دی۔

اس نے بس اتنا بولا، اور اسے آپ کے بجائے تم کہہ کر پکارا۔ "یہ تمہارے لیے"

نور بانو نے سوال کیا اور ساتھ ہی اپنی چائے کے کپ سے پہلا گھونٹ پیا۔ "یہ کیا ہے؟"

"عود"

نور بانو نے ایک اور سوال کیا۔ "اور یہ میرے لیے ہے؟"

نور بانو نے اس کی آنکھوں "جی، میرے خیال سے یہ خاص تمہارے لیے تیار کیا گیا ہے" میں دیکھا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی نظروں میں بہت کچھ محسوس کرتے ہوئے وہ آہستہ سے وہ سیاہ مخملی ڈبیا کھولنے لگی۔

جبران کے پاس عود کے مختلف نمونے تھے، لیکن یہ والا خاص تھا۔یہ وہ تحفہ تھا جو وہ بغداد سے خاص طور پر اس لیے لایا تھا تاکہ محل کے شاہی تحفوں میں دے، لیکن جب دربارِ خاص میں جبران نے نور بانو کو دیکھا تو اسے ایک لمحہ بھی نہ لگا یہ فیصلہ کرنے میں کہ یہ عود وہ نور بانو کو دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈبیا اندر سے بھی سادہ لیکن سیاہ مخملی کپڑے سے بنی تھی،اندر ایک شیشی تھی جس میں وہ خاص عود تھا!
اس نے وہ شیشی اٹھائی، اس نے اپنی زندگی میں آج تک اس طرح کی قیمتی اور خوبصورت شیشی نہیں دیکھی تھی۔یہ آج کے دن کا اس کا دوسرا عظیم تحفہ اور تیسری خوشی تھی جو اسے نصیب ہو رہی تھی!

اس نے شیشی کھول کر ہلکا سا سونگھا تو دلکش اور روح کو چھو لینے والی خوشبو نے اس کا استقبال کیا!

وہ کہے بغیر رہ نہ سکی۔ "یہ میری اب تک کی زندگی کا بہترین تحفہ ہے"

اور جبران اس بات پر خوش تھا کہ اس نے اس کا تحفہ قبول بھی کیا اور اسے پسند بھی آیا۔

"اب میں چلتا ہوں"

اس نے سوال کیا، پتا نہیں کیوں اس کا دل چاہا کہ وہ ابھی نہ "کتب خانہ نہیں دیکھنا؟" جائے۔

یہ کہ کے وہ وہاں سے چل دیا۔۔۔ "پیر کو آؤں گا"

~~~~~

آج وہ گھر پہنچی تو وہ مختلف تھی۔ وہ وہ نور بانو نہ رہی تھی جیسی وہ تھی، اسے لگا بہت کچھ بدل گیا ہے۔ وہ خوش تھی اور ایک نیا احساس تھا جو اسے عجیب سی خوشی دے رہا تھا، ایک ایسی خوشی، ایک ایسا احساس، جس سے وہ اس سے پہلے آشنا نہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content
~~~~~

وہ اپنے بستر پر بیٹھی وہ سیاہ مخملی ڈبیا سے نکالی گئی شیشی کو سونگھ رہی تھی جب سمیرا اس کے کمرے میں آئی۔

سمیرا نے آتے ساتھ ہی پوچھا، وہ جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی ڈر "کیا کر رہی ہو؟" سی گئی۔

"حد ہوتی ہے سمیرا باجی، ڈرا دیا آپ نے مجھے!"
وہ آکر سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی، اس نے وہ شیشی اپنے "لو اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے"
دوپٹے میں ایسے چھپائی کہ سمیرا نہ دیکھ لے۔
وہ لاکھ چھپاتی لیکن یہ وہ عود تھا "یہ کمرے میں خوشبو کیسی ہے؟ کتنی اچھی خوشبو ہے!"
جس کی قیمت ہیروں کے برابر تھی، اس کی خوشبو اپنا حال خود بیان کر رہی تھی۔

اس نے دھیرے سے بتایا۔ "یہ عود کی خوشبو ہے"
سمیرا کو پتا تھا کہ محل "عود؟ یہ تو بہت قیمتی ہوتا ہے نا؟ آج تمہیں کنیزوں نے لگایا تھا کیا؟"
جا کے کنیزیں اسے محل کے حساب سے تیار کرتی تھیں تو اس نے اپنے حساب سے سوچا۔

وہ جو عود نکال کے دکھانے والی تھی، واپس رک گئی۔

اس نے تھوڑا گھبراتے ہوئے بولا۔ وہ جو جھوٹ "اُمم... نہیں سمیرا باجی، یہ مجھے تحفہ ملا ہے" بولنے والی تھی، نہ بول سکی کیونکہ وہ ایسی ہی تھی۔

"تحفہ ؟ تمہیں کس نے تحفہ دیا؟"

میں نے آج کتب خانے کے اندر ایک پرانے کمرے کی صفائی کرتے ہوئے ابنِ سینا کی" کتاب ڈھونڈ نکالی، پھر جب شہزادی کو بتایا تو شہزادی اور وہاں موجود تاجر نے خوش ہو کے اس نے نہ جھوٹ بولا نہ ہی سچ ! "مجھے تحفے دیے

"زبردست نور بانو! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے، اماں کو بھی بتاتی ہوں میں"
وہ بڑی بہن تھی، خوش ہو گئی!

~~~~~
~~~~~

رات کافی گزر چکی تھی۔ کھڑکی کے پٹ کھلے تھے جن سے باہر سے آنے والی ٹھنڈی ہوا اُس کے سرخ اینٹوں سے بنے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

اُسے نیند نہیں آرہی تھی۔

اور نیند نہ آنے کی وجہ وہ خط تھا جو وہ پڑھ چکی تھی۔

وہ بستر سے اٹھی اور کرسی پر رکھے اپنے چمڑے کے بیگ سے وہ خط نکال کر دوبارہ پڑھنے لگی۔

"کیا مجھے یہ خط اکبر کو دینا چاہیے؟"

اس نے ایک بار پھر خط پڑھنے کے بعد سوچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے خط کے پیچھے نظر ڈالی۔

کاغذ جیسے پانی میں بھگو کر نرم کیا گیا ہو اور پھر وہاں چپکایا گیا ہو۔ اور اس کے بیچ میں بھی جیسے کوئی چپکنے والی چیز تھی۔

لیکن یہ خط اس بند کمرے میں کیا کر رہا تھا؟

ڈھیروں سوالات تھے جو اُس کے ذہن میں اُمڈ رہے تھے۔

~~~~~

"اتنا خوبصورت باغ!"

رُخسار دور دور تک پھیلے پھولوں کے باغ کو دیکھ کر بولی، اور پھر جھک کر ایک پھول توڑ لیا۔

"اور یہ پھول... کہیں میں جنت میں تو نہیں ہوں؟" وہ جامنی رنگ کا نہایت خوبصورت پھول تھا جس کی پتّیاں ایسی تھیں گویا جامنی رنگ کے مخملی کپڑے سے بنائی گئی ہوں۔

رُخسار نے ایک ہاتھ سے پھول پکڑا تھا اور دوسرے ہاتھ کی نرم اور خوبصورت انگلیوں سے پھول کو چھوا۔

وہ پھول چھوتے ہی رُخسار نے آنکھیں بند کر دیں۔ اُسے ایسا لگا جیسے اس کے پورے وجود میں سکون کی ایک لہر دوڑ گئی ہو۔

اُسے ڈر لگا کہ کہیں یہ پھول کوئی اُس سے چھین نہ لے۔

اُس نے خوف سے آنکھیں کھولیں اور اِس سے پہلے کہ وہ پھول سنبھالتی... پھول کی پتّیاں بکھر گئیں۔ رُخسار شاک کے عالم میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی... اُس کے دونوں

Clubb of Quality Content!
~~~~~

ہاتھوں میں وہ مخملی پتّیاں بکھری پڑی تھیں اور کچھ نیچے باغ میں گری پڑی تھیں۔

اُس کی آنکھ کھل گئی،

اُسے پھر سے پسینہ آیا ہوا تھا، دھڑکن بھی تیز تھی، اور حلق بھی خشک ہو رہا تھا۔ اُس نے اپنے بکھرے بال سمیٹتے ہوئے بیڈ کے ساتھ رکھے میز (سائیڈ ٹیبل) پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا، پیا اور دوبارہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔ لیکن نیند کا آنا اب جیسے ناممکن سا تھا۔

~~~~~~

یہ دوسری دفعہ تھا جو اُس نے ایسا خواب دیکھا تھا!

دونوں خواب جیسے ملے جُلے تھے... پہلے وہ آئینہ اور اب پھول؟

اُسے سمجھ نہ آئی کہ اِس خواب کی کیا تعبیر ہو گی؟

لیکن خیر، اُس نے نظرانداز کیا اور اُس تاجر کے بارے میں سوچنے لگی جو بظاہر تو عام تاجر تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس میں کچھ تو خاص تھا!

دوبارہ اُس سے کیسے ملا جائے؟

وہ سوچنے لگی!

پھر اُس کا دِل تنگ ہونے لگا۔

وہ اپنے کمرے سے نکل کر محل کے صحن میں چلنے لگی، باہر کی تازہ ہوا لے کر اُسے تھوڑی
~~~~~~

بہت تازگی کا احساس ہوا لیکن دِل ابھی بھی تنگ ہو رہا تھا!

"شاہد، پالکی تیار کرو، ہم شہر کا دَورہ کرنے جا رہے ہیں۔"

کچھ دیر یوں ہی چلنے کے بعد بھی جب اُسے اطمینان نہ مِلا تو اُس نے شاہد سے کہا، جو کہ اُس کی پالکی چلاتا تھا۔

~~~~~~

آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ بادل برسنے کے لیے جیسے بیتاب تھے۔ دن کے چار بج رہے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے شام ہو رہی ہو۔

اور ایسے میں وہ اپنی شاہی پالکی میں شہر کا بلاوجہ، بغیر کسی مقصد کے دَورہ کر رہی تھی۔

ٹھیک اسی وقت نور بانو اپنے کمرے کے بیچ میں بیٹھی خط کو ہاتھ میں لیے یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ یہ خط اکبر کو دے یا نہیں۔

اور بازارِ لاہور کے بیچ میں جِبران اور یوسف ساتھ بیٹھ کر چائے پی رہے تھے! اور یوسف بہت خوش تھا کیونکہ آدھے سے زیادہ عود شہزادی خرید چکی تھی۔ جبکہ جبران پر سکون تھا۔

~~~~~~

~~~~~~
~~~~~~

اس نے اپنا چمڑے والا بیگ سنبھالا اور خط اس میں رکھ کر محل کی طرف چل دی۔

"اکبر کو سچ کا پتا ہونا چاہیے، یہ اس کا حق ہے، ہاں! اس کا حق ہے!" اس نے دل میں سوچا۔

جب وہ کتب خانے پہنچی تو حسبِ معمول اکبر اپنی کرسی پر موجود تھا۔ ہمیشہ کی طرح وہ اسے سلام کرتی ہوئی اپنے کمرے تک چلی جاتی تھی، مگر آج وہ وہیں بیٹھ گئی۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام نور بانو! کیا حال ہے تمہارا؟" اس نے شاید رسمی طور پر پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ کیا آپ سے ایک سوال پوچھ سکتی ہوں؟" اس نے اپنا چمڑے والا بیگ بیچ میں رکھی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ضرور۔" اکبر نے دونوں ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ محل اور یہ سلطنت کس کی ہے؟" اس نے ایسا سوال کیا جس کی اکبر کو توقع نہ تھی۔

"تم خریدنا چاہتی ہو کیا؟" اکبر نے ہنس کر کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہی، سنجیدہ ہوں۔"

"محل اور سلطنت ہمیشہ بادشاہ کی ہوتی ہے، نور بانو۔"

"بادشاہ کون ہے؟" اس نے دوبارہ سوال داغا۔

"صبغت شاہ" اس نے عام سے لہجے میں کہا، جس سے نور بانو کچھ اخذ نہ کر سکی۔

"صبغت شاہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟"

"میرے تایا ہیں۔" اس کا لہجہ اب بھی بالکل عام سا تھا۔

"آپ یہاں کتب خانے میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ محل کے باقی معاملات میں کیوں نہیں ہوتے؟"

"میرا خیال ہے یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، آپ اس سب سے دور رہیں۔"

"میں کیسے دور رہوں؟" اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"نور بانو صاحبہ!" اکبر نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کے بابا کا خط ملا ہے مجھے۔"

"میرے بابا کا خط؟ کہاں سے اور کیسے؟"اس کی بیزاری اب حیرانی میں بدل گئی۔

"وہ کونے والے کمرے سے، اُس دن صفائی کر رہی تھی تو ملا۔"نور بانو نے دور سے ہی اُس کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"تو کہاں ہے اب وہ خط؟"اس کے پوچھنے پر نور بانو نے اپنے مخصوص چمڑے کے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور خط نکال کر اسے دے دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے خط اٹھاتے ہوئے ایک نظر نور بانو کو دیکھا۔ جس کاغذ پر خط لکھا گیا تھا اس کی حالت بتا رہی تھی کہ یہ کئی سال پرانا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھنا شروع کیا:

"میرے پیارے بیٹے اکبر کے نام!

اکبر، میں یہ خط تمہیں اس وقت لکھ رہا ہوں جب ملکہ نازو میری جان کی دشمن بن چکی ہے۔ محل میں میرے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ میں نہیں جانتا جب تمہیں یہ خط ملے گا تو میں اس دنیا میں ہوں گا یا نہیں، یا تمہارے ساتھ ہوں گا یا تم سے دور۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اکبر بیٹا، ملکہ نازو بہت خطرناک ہیں۔ وہ میرے بھائی کو کھانے میں وہ زہر دے رہی ہے جس سے وہ آہستہ آہستہ اپنی جان کی بازی ہار جائے گا۔ وہ زندہ تو رہے گا برسوں تک، لیکن اس قابل نہیں رہے گا کہ سلطنت سنبھال سکے۔

میں تمہارا باپ ہوں اور اس ناتے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں یہ سچ معلوم ہو جائے تو تمہارے پاس دو راستے ہیں: یا تو خاموش رہنا، یا پھر اس خط کے پیچھے چپکا ہوا حصہ کھول کر وہ چابی لینا اور تہہ خانے میں موجود مجسمے کے پیچھے وہ راز تلاش کرنا جو تمام حقیقتیں بیان کر دے گا۔

تمہارا باپ، سلیمان!"

خط پڑھ کر اس نے حیرت بھری نگاہ سے نور بانو کو دیکھا، پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس رکھی صراحی سے پانی ایک اسٹیل کے گلاس میں انڈیلا اور پی لیا۔ کچھ حد تک خود کو سنبھالتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"دیکھو نور بانو، مجھے پتا ہے کہ یہ خط اصلی ہے۔ مگر تم وعدہ کرو کہ اس خط کا ذکر کسی اور سے نہیں کرو گی۔ یہ معاملہ ہمارے درمیان ہی رہنا چاہیے۔"

"اگر میں نے اس کا غلط استعمال کرنا ہوتا تو کب کا کر چکی ہوتی۔ میں یہ خط شہزادی کو دے کر ان کا بھروسہ بھی جیت سکتی تھی۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا، کیونکہ یہ خط آپ تک پہنچنا تھا۔" نور بانو نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

"نور بانو، تم ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہو اور تمہاری تربیت بہترین انداز سے ہوئی ہے۔ یہ تم نے آج ثابت کر دیا۔" اکبر نے تحمل سے کہا۔

~~~~~~

مہرالنساء خاتون ہمیشہ کی طرح صحن میں اپنا سلائی کا کام لے کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ مسز کیتھرین کا کوئی آرڈر تیار کر رہی تھیں۔ جب دروازہ بجا تو انہوں نے سمیرا کو آواز دی:

"سمیرا جا کر دروازہ کھولو۔"

سمیرا نے جب دروازہ کھولا تو عمر اندر آیا۔

"السلام علیکم"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور آتے ساتھ ہی سمیرا اور مہرالنساء خاتون کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا، آؤ بیٹھو۔"

"کیا حال ہے آپ لوگوں کا؟" وہ آکر چارپائی کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔
~~~~~~

"اللہ کا شکر ہے بیٹا، تم بتاؤ اسد کیسا ہے، وہ نہیں آیا؟"

مہر النساء خاتون سلائی کا کام بند کر کے آ کر چار پائی پر بیٹھ گئیں۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، نہیں بھائی ذرا مصروف تھے، نور بانو نظر نہیں آ رہی؟" اس نے ادھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو محل گئی ہے" مہر النساء خاتون نے بتایا تو اُس نے خاصی نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"محل؟ کسی کام سے گئی ہے؟" انداز سوالیہ تھا۔

"جی بیٹا، وہ وہاں کی سربراہ لگ گئی ہے۔ کتب خانے کی"

"محل میں؟"

"جی، تم کیا لو گے، چائے منگوا دوں؟"

مہر النساء خاتون نے اپنائیت سے پوچھا۔

"نہیں، میں بس تھوڑی دیر بیٹھنے ہی آیا تھا، یہاں سے گزر رہا تھا تو۔"

عمر نے کہا اور دماغ ابھی وہیں اٹکا ہوا تھا۔

"نور بانو محل کیسے جا سکتی ہے؟"

اس نے سوچا۔

~~~~~~

دربان ادب سے سر جھکائے اپنی اپنی جگہ پر موجود تھے۔ رخسار اپنے مخصوص مغرور انداز سے راہداری سے گزر رہی تھی کہ اچانک ایک انوکھی خوشبو سونگھ کر رُک گئی۔

"یہ خوشبو کیسی ہے؟" اُس نے رُک کر اپنے پیچھے چلتی دو کنیزوں سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!
~~~~~~

"معافی چاہتی ہوں، مجھے علم نہیں۔" ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا۔ رخسار نے دوسری کی طرف دیکھا، تو اُس نے بھی سر کو نفی میں جنبش دی۔

"کیا یہ بہت انمول خوشبو نہیں؟ ایسی خوشبو تو کبھی میں نے بھی نہیں لگائی۔ تو یہ کون گزرا ہے یہاں سے کہ جس نے پوری راہداری کو خوشبو سے بھر دیا ہے؟" رخسار اب اونچی آواز میں ایک دربان سے پوچھ رہی تھی۔

"شہزادی، صبح سے لوگ آجارہے ہیں۔ اس طرح یہ معلوم کرنا کہ یہ خوشبو کس نے لگائی ہے، کچھ مشکل ہے۔" ایک دربان بولا۔

"معلوم کرو! میں تمہیں حکم دیتی ہوں، اس خوشبو کے تعاقب میں جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بہ فرمانِ شہزادی!"اُس نے جھکتے ہوئے کہا۔

~~~~~~

وہ دربان جس کو شہزادی نے حکم دیا تھا کہ خوشبو کے تعاقب میں جائے، وہ خوشبو کے پیچھے پیچھے چلتا شاہی کتب خانے کے دروازے پر آکر رُک گیا!

اس خوشبو کا تعاقب آسان تھا، یہ مدہوش کر دینے والی خوشبو آسانی سے معلوم کی جا سکتی تھی کہ کہاں سے شروع ہو رہی ہے اور کہاں ختم۔

وہ شاہی کتب خانے میں داخل ہوا، چونکہ بند دروازوں کے اندر خوشبو اور بھی محفوظ تھی تو ہلکی ہلکی خوشبو پورے شاہی کتب خانے میں آرہی تھی۔

وہ آخر کار جا کے نور بانو کے کمرے کے دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

"جی، فرمایئے؟"نور بانو شاہی دربان کو دروازے میں موجود پا کر بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content
~~~~~~

"شہزادی نے آپ کو بلایا ہے، آپ میرے ساتھ چلیں۔" وہ حیران ہوئی کیونکہ شہزادی نے آج تک اُسے خود سے نہیں بلایا تھا۔

"خیر ہے؟" وہ جو کسی صفحے پر کتابوں کی کوئی تفصیل لکھ رہی تھی رک گئی۔ نور بانو نے قلم سیاہی والی شیشی میں رکھا تھا۔ قلم سے اسی کاغذ پہ ایک سطر لکھی، یہ شاہی سیاہی تھی۔ اور پھر سیاہی کا ڈکن بند کرنے سے پہلے سیاہی کو سونگھا، اس کو عادت تھی وہ ہمیشہ سیاہی کو بند کرنے سے پہلے اس کو سونگھتی تھی۔

"جی آپ چلیں۔"

"واہ، تو محترمہ نے آج مجھے طلب کیا ہے۔" اُس نے دل ہی دل میں سوچا اور دربان سے آگے چلنے لگی۔

دربارِ خاص کے دروازے بند تھے۔

دو دربان دروازے کے دائیں بائیں طرف کھڑے تھے۔

انہوں نے دروازہ کھول کر اعلان کیا:

"شاہی کتب خانے کی سربراہ، محترمہ نور بانو صاحبہ دربارِ خاص میں تشریف لا رہی ہیں۔"

دربارِ خاص میں ملاقاتوں کا وہی معمول کا رَش تھا۔

وہ حیران تھی، اُسے تجسّس بھی تھا یہ جاننے کا کہ اُسے کیوں بلایا گیا ہے۔

وہ آکر شہزادی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہزادی، آپ نے مجھے ایک کام سونپا تھا، وہ خوشبوان ہی کی ہے۔" دربان نے آگے آکر بتایا اور بتاتے ہوئے نور بانو کی طرف اشارہ کیا اور شہزادی کی توجہ حاصل کی۔

شہزادی نے ہمیشہ کی طرح اپنی دائیں ابرو اوپر اٹھا کے ایک نظر نور بانو کو دیکھا۔

"تمہارے پاس اتنی قیمتی خوشبو کیسے؟" رُخسار اپنی حیرت چھپا نہ سکی۔

"میں سمجھی نہیں شہزادی۔" نور بانو کو بھی حیرت کا ایک جھٹکا لگا، پھر اُسے اچانک خیال آیا کہ شہزادی جِبران کی دی ہوئی قیمتی عود کی بات کر رہی ہے۔

"آج جو تم نے خوشبو لگائی ہے وہ تم نے کہاں سے خریدی نور بانو؟" اب کی بار رُخسار نے صاف لفظوں میں پوچھا۔

"یہ خوشبو مجھے تاجر جِبران نے دی ہے، تحفے میں۔" اُس نے جس شان سے کہا رُخسار تڑپ کے رہ گئی، وہ جِبران جس کے لیے وہ بے چینی محسوس کر رہی تھی پچھلے کچھ دنوں سے، اُس نے اتنا قیمتی عود اُسے نہ دیا بلکہ نور بانو کو دے دیا؟

Clubb of Quality Content

"تم دونوں کا کیا رشتہ ہے؟" رُخسار نے سوال کیا۔

وہ اپنی حیرت چھپانے میں ناکام تھی، پہلے تو وہ اس بات پر حیران تھی کہ یہ خوشبو نور بانو کے پاس سے کیسے آ رہی تھی پھر اُسے یہ ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا کہ یہ عود خاص طور پر جِبران نے اُسے دیا ہے؟

نور بانو کو اس سوال کا جواب سمجھ نہ آیا، یہ تو اُسے بھی نہیں پتا کہ اُس کا جِبران کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔ بظاہر تو کوئی رشتہ نہ تھا، اور جو رشتہ تھا اُس کو کیا نام دیا جائے؟ اب ایسا بھی نہ تھا کہ کوئی رشتہ نہ تھا۔

کچھ لمحے گزرے، نور بانو نے جواب نہ دیا۔

رُخسار نے دائیں آبرو اوپر کو اٹھائی جیسے پوچھ رہی ہو:

"سوال کا جواب دو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب کی بار نور بانو کو اطمینان ہوا کہ اُس نے رُخسار کو بے چین کیا ہے۔

اُس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

یہ مسکراہٹ اپنے آپ میں ایک کہانی بیان کر رہی تھی۔ نور بانو کی باڈی لینگویج میں تبدیلی آئی، وہ ایک شان سے کھڑی تھی۔

"میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے" نور بانو کو یہی جواب مناسب لگا۔

"بہت خوب۔" رُخسار نے بس اتنا کہا،

اور پھر دوبارہ گویا ہوئی:

"میری شام کی محفل میں تم مہمان ہو، تم آؤ گی تو مجھے اچھا لگے گا۔"

"آج شام کو؟" نور بانو نے سوال کیا۔

"جی! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟" نور بانو کو "جی" کہہ کر فوراً سامنے کھڑے کسی مالی سے مخاطب ہوئی۔

نور بانو کو شہزادی کا اس طرح اُسے حکم دینا اچھا نہ لگا۔

"شہزادی! آج شام کو تو مشکل ہے۔"

اُس نے بغیر کسی وجہ کے معذرت کی، جو کہ رُخسار کو خاصا ناگوار گزرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ میرا حکم ہے نور بانو۔" رُخسار نے بظاہر نرمی سے ہمیشہ کی طرح ایک آبرو اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں آجاؤں گی۔"

اُسے دل ہی دل میں بے حد غصہ آیا کیونکہ وہ انکار نہ کر سکی۔

اور وہاں سے چلی آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر فاطمہ کنیز سے پوچھنے گئی کہ اس محفل کے حوالے سے وہ کیسا تیار ہو گی۔ فاطمہ سے ضروری معلومات لے کر وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی گھر چلی گئی کیونکہ اُسے دوبارہ آنا تھا۔

~~~~~
~~~~~

یہ پہلی دفعہ تھا جب وہ محل میں شام کے وقت موجود تھی۔آج وہ محل آکر فاطمہ سے تیار ہوئی تھی۔تیار ہونے کے بعد اسے خیال آیا کہ اس نے تو وضو ہی نہیں کیا اور مغرب کی اذان ہو چکی ہے۔

"میں وضو کر کے آتی ہوں"

اس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے فاطمہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"لیکن ابھی تو میں نے آپ کو تیار کیا ہے!" وہ دکھ سے بولی۔

"مجھے یاد نہیں رہا،اور میں نماز تو قضا نہیں کر سکتی نا۔"اس نے فاطمہ کو کہا اور خود حمام میں وضو کرنے چلی گئی۔

محل کے حمام اتنے بڑے تھے جیسے دس مرلے کے پلاٹ پر بنے ہوں۔اندر جا کر انسان گم ہی ہو جائے۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ وضو کے لیے کوئی مناسب جگہ موجود نہ تھی،اس لیے وہ حمام سے نکل آئی۔

اس کا اپنا دوپٹہ انتہائی چھوٹا تھا۔

"فاطمہ، مجھے ایک بڑی چادر دے دو۔"

"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"فاطمہ نے چادر دیتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیچے وضو کرنے جا رہی ہوں، نماز بھی وہیں پڑھوں گی۔"

نیچے محل کے کونے میں جو کھلی جگہ تھی،وہیں صحیح بیٹھنے کی جگہ بھی تھی اور وہاں سکون سے نماز بھی پڑھ سکتی تھی۔

"آپ کی تیاری؟"

"تم نے مجھے اتنا اچھا تیار کیا ہے فاطمہ،وضو سے کچھ خراب نہیں ہو گا، فکر نہ کرو۔"

"اچھا میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے آ جاؤ۔"

نور بانو نے آج ہلکے گلابی رنگ کا لمبا سا فراک پہنا تھا، جس کے دامن پر باریک زری اور تیز گلابی رنگ کا نفیس کام ہوا تھا۔اس کا دوپٹہ بھی تیز گلابی رنگ کا تھا جو فراک پر کیے گئے کام سے مماثلت رکھتا تھا۔یہ فراک مہرالنساء خاتون نے اس کی پچھلی سالگرہ پہ اس کے لیے سیا تھا اور کام بھی انہوں نے اپنے ہاتھ سے کیا تھا۔انہی کے ہاتھ کی صفائی تھی کہ یہ فراک اس وقت نور بانو پر خوب جچ رہا تھا۔فاطمہ نے آج اس کے لمبے بال کھلے چھوڑ دیے تھے جو اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔آگے کی لٹیں ایک طرف کان کے پیچھے کی ہوئی تھیں اور ایک طرف بار بار چہرے پر آ رہی تھیں۔

وہ دونوں نیچے آئیں اور لمبی راہداریوں سے گزرتے ہوئے محل کے پچھلے حصے میں جا پہنچیں۔ وہاں سنگِ مرمر کا فرش بنا ہوا تھا اور سنگِ مرمر کی ہی چوکیوں پر بیٹھنے کی جگہ تھی۔اس نے وضو کرتے ہوئے خود پہ کسی کی نظریں محسوس کیں۔

وہ وضو کر کے اٹھی۔ابھی مڑ کر پلٹی ہی تھی کہ سامنے جبران کھڑا نظر آیا۔

"آپ؟"اس نے پوچھا۔

"السلام علیکم! کیسی ہو نور؟"

"وعلیکم السلام، میں ٹھیک ہوں۔آپ تو پیر کو آنے والے تھے نا؟"فاطمہ نے دور سے ان دونوں کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content!

"تو آپ انتظار کر رہی ہیں پیر کا؟"

"امم... نہیں، آپ نے کہا تھا پیر کو آؤں گا جبکہ آج تو ہفتہ ہے، اسی لیے پوچھا۔"اس نے صفائی دی۔نور بانو کے صاف شفاف چہرے پہ جگہ جگہ وضو کرنے کی وجہ سے پانی کی قطرے تھے۔

"اس محل کی شہزادی نے پیغام بھیجا تھا اپنی محفل میں آنے کا، شاید میں خاص مہمان ہوں۔"

جبران آج بھی ہمیشہ کی طرح دلکش لگ رہا تھا۔ اپنا نیلے رنگ کا جبہ اور سیاہ رنگ کا عبایا پہنے ہوئے، عمامہ بھی سیاہ رنگ کا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نماز پڑھتی ہوں، دیر ہو رہی ہے۔"

اس نے جبران کی نظریں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے ہوئے کہا

"جائیں!" جبران نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا۔ نور بانو نے ایک نظر اس کو دیکھا، وہی دلکش مسکراہٹ اور دائیں گال پہ پڑھنے والا گڑھا!

اور وہاں سے مڑ کر گھاس تک آئی، اور پیچھے مڑ کر دیکھا وہ بھی وہیں اسی سنگِ مرمر کی چوکی پر وضو کرنے بیٹھ گیا جس پر وہ بیٹھی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائی، جیسے اسے اچھا لگا ہو۔

~~~~~~

جوں ہی وہ دیوانِ خاص میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی سانس رک سی گئی۔ چاروں طرف روشنیوں اور خوشبوؤں کا ساسماں تھا۔اس وسیع و عریض ہال کے بیچوں بیچ سونے اور چاندی کے لمبے چراغدان رکھے گئے تھے جن کی روشنی ہر سمت بکھری ہوئی تھی۔

ہال کے ایک کونے میں سازندے بیٹھے تھے، جو مسلسل ستار اور بانسری کی مدھم دھنیں چھیڑ رہے تھے۔ کرسیوں کی جگہ مخملی گاؤ تکیے سجائے گئے تھے جن پر کہیں لوگ گروپ کی صورت میں اور کہیں دو دو کی شکل میں بیٹھے تھے۔سامنے کی طرف بیچوں بیچ شہزادی کا تخت رکھا تھا اور اس تخت پر شہزادی ہمیشہ کی طرح شان و شوکت سے جلوہ افروز تھی۔

وہ اپنے لمبے بال پیچھے کرتی آگے بڑھی، اسے مریم کی تلاش تھی جو جلد ہی اسے مل گئی۔ مریم ہال کے وسط میں رکھے ایک گاؤ تکیے پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔

"السلام علیکم مریم!" اس نے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔
~~~~~~

"وعلیکم السلام، نور بانو! کتنی دیر سے آئی ہو۔"

"دیر کہاں ہوئی ہے؟" مریم بھی محل میں نور بانو کی طرح کام کرتی تھی۔ نور بانو کی اس سے اچھی سلام دعا تھی۔

نور بانو نے یوں ہی سامنے دیکھا تو نظر اس گاؤ تکیے پر جا ٹھہری جہاں اکبر غالباً کچھ سیاسی لوگوں کے ساتھ محوِ گفتگو تھا، مگر دیکھ نور بانو کو ہی رہا تھا۔

اکبر کو اپنی طرف دیکھتا پا کر نور بانو نے سر کے ہلکے سے اشارے کے ساتھ سلام کیا، جس کے جواب میں اکبر نے بھی مسکرا کر اشارے سے سلام کا جواب دیا۔

"تو محترمہ، آپ کہاں تھیں؟" مریم نے بات چھیڑتے ہوئے کہا۔

نور بانو کی نظر تخت پر بیٹھی رُخسار پر جا رکی۔ وہ آج پہلے سے کہیں زیادہ تیاری اور حسن کے ساتھ جلوہ گر تھی۔ تیز سبز رنگ کی شیفون کی میکسی میں وہ کمال کی دلکشی بکھیر رہی تھی۔

نور بانو دیکھتی ہی رہ گئی، کیونکہ رُخسار تو ویسے بھی حسین تھی مگر آج کی محفل میں کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد جبران وہاں آگیا اور تخت کے قریب رکھے گاؤ تکیے پر آ بیٹھا جہاں یوسف پہلے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ نہ جانے کیوں، اس کی موجودگی نور بانو کو اچھی لگی، حالانکہ جِبران نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے کافی دور بیٹھے تھے۔

ابھی کچھ دیر یوں ہی گزری تھی!

مریم کسی کام سے وہاں سے اٹھ گئی، وہ یوں ہی اکیلی بیٹھی تھی کہ اکبر اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

اب کے شعرا نے شاعری کرنا شروع کی اور سب خاموشی سے شاعری سن رہے تھے۔

نور بانو نے دور سے ہی دیکھا کہ جِبران کی ساری توجہ شہزادی پہ ہے جو اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"کیسی ہو نور بانو؟" اکبر آج بھی ہمیشہ کی طرح سادہ سی شلوار قمیض پہنے اس کے اوپر خاکی رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے تھا۔

"میں ہمیشہ کی طرح ٹھیک ہوں، آپ بتائیں؟"

"میں خیریت سے ہوں"

"تمہاری دوست کہاں گئی؟"

"وہ بس آ رہی ہے واپس، کسی کام سے باہر گئی ہے" اس نے مسکرا کے کہا۔

سازنداں ساز بجا رہے تھے اور محفل اپنے عروج پہ تھی۔

"اچھی لگ رہی ہو" اکبر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا، تو اس نے حیرانی سے اکبر کی طرف دیکھا اور سمجھ نہ سکی کہ اس تعریف پر کیا بولے تو سر کو زرا سی جنبش دے کر چُپ ہی رہی۔

"نور بانو؟" اکبر نے اسے پکارا۔

جِبران کسی کام سے اٹھا تھا، باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھ رہا تھا، ایک نظر نور بانو کو دیکھ کے باہر نکل گیا۔ نور بانو نے اس کی نظر محسوس کی مگر اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔ اور اکبر کی طرف متوجہ رہی۔

"جی؟" نور بانو بولی۔

"مجھ سے شادی کر لو" نور بانو نے کم سے کم یہ نہیں سوچا تھا کہ اکبر یہ کہنے والا ہے، وہ پوچھ نہیں رہا تھا، وہ جیسے اسے مشورہ دے رہا تھا۔

"آپ سے کیسے شادی کر سکتی ہوں؟" نور بانو نے حیرانی سے پوچھا۔

"میں عمر میں تم سے کافی بڑا ہوں، لیکن میں تمہیں خوش رکھوں گا، اور اس سے بڑھ کر تم کافی ذہین اور سمجھدار ہو، مجھے تمہاری ضرورت ہے۔"

"کیسی ضرورت؟"

"ایسا نہیں ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے اور میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا۔

ایسا کچھ نہیں ہے، میں جھوٹی محبت کے دعوے نہیں کر رہا۔ مجھے اب شریک حیات کی بہت ضرورت ہے صرف یہ نہیں کہ وہ میری شریک حیات ہو بلکہ دکھ درد میں میری ساتھی بنے اور سب سے بڑھ کر سلطنت کے معاملات میں میری مدد کرے۔ میرے پاس خط کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ سلطنت کے معاملات سنبھالنا شروع کر دوں جو کہ میرا حق ہے۔ اور اس سب میں تم میری مدد کرو۔" نور بانو نے بہت غور سے اکبر کو سنا۔ وہ سچا تھا اس نے سچائی سے کام لیا تھا۔

"میری دعا ہے آپ کو ایسی ہی شریک حیات ملے آمین۔" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد نور بانو بولی۔

"تم اس سب میں میری مدد کرو گی؟"

"میں آپ کی مدد آپ سے شادی کیے بغیر بھی کر سکتی ہوں" اس نے جیسے ایک حل نکالا۔

"تم مجھ سے شادی کر کے ملکہ بن سکتی ہو۔"

اس کے کہنے پہ وہ مسکرائی اور دیکھا کہ جِبران دیوانِ خاص کے دروازے سے واپس اندر آیا ہے۔

"میرے خواب کچھ اور ہیں، مجھے ملکہ بننے کا لالچ نہیں ہے نہ ہی میں ملکہ بننا چاہتی ہوں، آپ کسی اور کو ملکہ بنائیے گا، جو بخوبی اس رشتے کو نبھا بھی سکے "اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"جیسے تمہاری خوشی ہو نور بانو"

جِبران وہاں سے بڑھتا واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گیا۔

"جہاں تک آپ کی مدد کی بات ہے میں آپ کی پوری طرح سے مدد کروں گی۔"

"ٹھیک ہے پھر ہماری دوستی کو اور ہماری گفتگو کو راز رکھنا ہو گا، کسی کو خبر نہیں ہونی چاہیے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ بے فکر رہیے، نور بانو کے پاس آپ کے راز امانت رہیں گے "نور بانو نے مسکرا کے کہا۔

جِبران نے اپنی پوری توجّہ رُخسار کو دی ہوئی تھی، جس سے رُخسار کے دل کو قدرے اطمینان ہوا۔

جہاں رُخسار کے دل کو اطمینان ہوا وہیں نور بانو کو بے حد بے چینی ہوئی!

"کیسا شخص ہے یہ، گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ایک پل کو مہربان، تو دوسرے ہی لمحے اتنا پرایا کہ بس..."وہ اُسی محفل میں بیٹھی سوچ رہی تھی۔

شعرِ وشاعری کی محفل اِسی طرح چل رہی تھی۔اکبر اب محفل سے جا چکا تھا، مریم ابھی تک واپس نہیں آئی تھی اور وہ ایسے ہی اکیلی بیٹھی غائب دِماغی سے شاعری سُن رہی تھی!

~~~~~

اس روز سے کئی سال پہلے اسی محل کی دہلیز پہ ناز وانتہائی رشک کے ساتھ صبغت شاہ کے پہلو میں کھڑی تھی!
~~~~~

"یہ کون ہے؟" یہ رشیدہ خاتون کے محل کی دہلیز تھی، جہاں وہ اپنے بڑے بیٹے سے، جس پر انہیں بہت ہی مان تھا یہ سوال کر رہی تھیں، جو ایران سے واپسی پر اپنے ساتھ ایک لڑکی اٹھا لایا تھا۔

"یہ میری بیوی اور آپ کی بہو ہے اماں جان!" صبغت شاہ نے بتایا تو رشیدہ خاتون نے حیرت سے پہلے صبغت شاہ کو اور پھر اُن کے پیچھے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا جسے اپنے حسن پر ناز تھا، اور پھر دوسری طرف کھڑے اپنے بیٹے سلیمان اور اُس کی بیوی آسیہ کو، سب حیران تھے، ظاہر ہے صبغت شاہ ایسا مذاق نہیں کر سکتے تھے، وہاں موجود افراد کو یہ معلوم تھا!

"صبغت شاہ آپ محل سے جاتے وقت تک تو غیر شادی شدہ تھے، تو یہ بیوی کہاں سے لے آئے؟" رشیدہ خاتون کی آواز میں کیا کیا نہیں تھا اس وقت، دکھ، افسوس، حیرت!

"اماں جان، اِن کو بٹھائیں گی نہیں؟" وہ بھی ان کا بیٹا تھا، سمجھ گیا تھا کہ اماں کو اچھا نہیں لگا۔

رشیدہ خاتون اپنی بہو کو گھر کے اندر تو لے آئیں مگر انہیں ذرا بھی اچھا نہ لگا، سلیمان اور آسیہ بھی حیرت میں کبھی نازیہ کو دیکھتے اور کبھی صبغت شاہ کو۔۔۔

~~~~~~

نازیہ کو فی الحال محل میں ایک الگ کمرے میں لے جایا گیا۔ سارے ملازم حیرت سے محل کے اس نئے فرد کو دیکھ دیکھ کر آپس میں چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایسے میں صبغت شاہ، رشیدہ خاتون اور سلیمان شاہ کے ساتھ بیٹھے تھے، آسیہ اپنے کمرے میں تھی۔
~~~~~~

"اب بتاؤ بیٹا یہ کون ہے ؟" رشیدہ خاتون کا لہجہ اب نارمل تھا لیکن وہ تاسف سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔

"اس کا نام نازیہ ہے، یہ میرے دوست فرہاد کی کزن ہے۔ جب میں ایران گیا تو یہ مجھے پسند آ گئی، میں نے شادی کی خواہش کی اور اللہ نے پوری کر دی" وہ سر جھکا کر بتائے جا رہے تھے۔ رشیدہ خاتون اور سلیمان شاہ نے ایک دوسرے کو دیکھا، سلیمان شاہ خاموش تھے، انہیں بھی حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو بیٹا ایسی بھی کیا آفت آ گئی تھی کہ اسے یوں اٹھا کر لے آئے، ہم رشتہ لے جاتے، مہذبانہ طریقے سے شادی کر دیتے، اس طرح سے لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی، لوگوں کو کیا جواب دیں گے ؟" رشیدہ خاتون غصے میں نہیں تھیں مگر اُن کی آواز اونچی تھی، یوں کہ صبغت شاہ کو اب شرمندگی محسوس ہونے لگی۔

"امّاں جان، آپ پریشان نہ ہوں۔ ہم لوگوں کو کیوں جواب دیں گے؟ میں نے شادی کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ فی الحال یہ بات لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ ولیمہ ہوگا، آپ کے جتنے بھی ارمان ہیں وہ پورے کر لینا" اور یوں اس گھر میں نازیہ جیسی آفت کا آنا ہوا تھا۔۔

~~~~~~

صبغت شاہ نازیہ کو بھگا کر لے آئے تھے، کیونکہ نازیہ نے جو جھوٹی کہانی انہیں بتائی تھی اُس کے مطابق اُس کے گھر والے صبغت شاہ کے ایران دوبارہ آنے سے پہلے ہی اُس کی شادی کہیں اور کر دیں گے، نازیہ نے آخر تک انہیں یہ نہ بتایا کہ وہ فرہاد کی منگیتر ہے!

اور یوں ایک صبح وہ لوگ ایران سے روانہ ہو گئے، صبغت شاہ اس بات سے بے خبر تھے کہ یوں نازیہ کو لے کر آنے سے کتنے برے نتائج اُن کے منتظر تھے۔
~~~~~~

دو دن نازیہ اُس الگ کمرے میں رہی پھر دوبارہ نکاح ہوا اور اس کے بعد نازیہ کو صبغت شاہ کے کمرے میں لے جایا گیا۔اس سارے عرصے میں رشیدہ خاتون نازیہ کے سامنے نہ آئیں، اور خود نازیہ نے بھی اُن کے سامنے جانا مناسب نہ سمجھا۔

صبغت شاہ بہت خوش تھے، انہیں جس خوبصورت عورت سے محبت ہوئی وہ اُن سے شادی کر چکے تھے۔اب اس رات محل میں ہی کچھ معزز مہمانوں کے سامنے اِن کا ولیمہ تھا، دو کنیزیں نازیہ کو تیار کر رہی تھیں، جب رشیدہ خاتون نے آسیہ کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آسیہ خاتون ! محل کی جو ذمہ داریاں میں نے تمہیں سونپی تھیں وہ آگے بھی تم ہی سرانجام "دو گی۔مجھے یہ نئی بہو ذرا پسند نہیں آئی، اب صبغت کی پسند کے آگے ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے، اِسے قبول تو کر لیا ہے مگر اِس کا انداز مجھے بالکل پسند نہیں۔لہٰذا محل کی جو اُن کا لہجہ دو ٹوک تھا، اُن کے "ذمہ داریاں تمہیں دی گئی تھیں وہ آگے بھی تم ہی سنبھالو گی عالی شان بستر پر اِس وقت کچھ قیمتی زیورات رکھے ہوئے تھے، خاص طور پر ایک سیٹ انتہائی خوبصورت تھا جس میں سبز قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔

آسیہ نے ایک نظر اُن زیورات پر ڈال کر کہا۔ "جیسا آپ بہتر سمجھیں اماں"

آسیہ نے دل میں سوچا تھا۔ "یقیناً یہ سب نئی دُلہن کے لیے ہے"

اور ہاں یہ سیٹ تم رکھو، یہ میری طرف سے تمہارا تحفہ ہے، یہ بہت قیمتی ہے، کسی زمانے یہ انہوں نے وہی سبز قیمتی پتھر والا سیٹ اُن کے "حجاز کی ملکہ نے میری ساس کو تحفے میں دیا تھا آگے کیا۔

آسیہ کو بے شک وہ "اماں؟ آپ یہ مجھے کیوں دے رہی ہیں، اس پہ تو بڑی بہو کا حق ہے" سیٹ بہت پسند آیا تھا، مگر وہ لالچی نہ تھی اور رسم و رواج بھی خوب سمجھتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رشیدہ خاتون نے وہ سیٹ اُسے دیا اور کچھ باقی "ششش، میں دے رہی ہوں تو رکھ لو" زیورات کنیز کو کہہ کر نازیہ کے کمرے میں بھجوا دیے اور خود بھی وہیں کا رخ کیا!

~~~~~~

شام ہونے کو تھی۔اس روز ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار تھا،اور ایسے میں آج صبغت شاہ کا ولیمہ تھا۔اگر صبغت شاہ کے کمرے میں جھانکو تو وہاں نازیہ دلہن بنی کھڑی تھی اور خود کو ایک آخری نظر آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سرخ رنگ کے خوبصورت کامدار لہنگے میں تھی،اُن کے جالیدار دوپٹے کے چاروں طرف گولڈن کرن لگی تھی، بھورے بالوں کو راڈ کی مدد سے کرلز کر کے دائیں بائیں جانب خوبصورتی سے رکھا تھا اور سبز آنکھوں میں کاجل لگائے وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔
~~~~~~

کمرے کا دروازہ ہلکا سا بجا تھا اور ساتھ ہی دروازہ کھلا اور رشیدہ خاتون آگے پیچھے کنیزوں کے ساتھ ایک شان سے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں، نازیہ کی ماتھے پر شکنیں اُبھریں اور اگلے ہی لمحے غائب ہو گئیں۔

کنیزوں نے وہ سارے زیورات بستر پر رکھے تھے، "یہ تمہارے لیے ہے، تم آج یہ پہنو گی" رشیدہ خاتون نے ایک نظر نازیہ کو دیکھا اور اسے اُس کا حسن مجبور کر گیا کہ وہ اگلی نظر بھی اس پر ڈالیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے دل میں "تو یہ تمہارا حسن تھا جس نے میرے بیٹے کو ایسا قدم اُٹھانے پر مجبور کیا" سوچا۔

نازیہ نے بغیر نظریں جھکائے کہا۔ "شکریہ آپ کا"

رشیدہ خاتون نے انہیں تلقین کی۔ "یہ نظریں لوگوں کے سامنے جھکّی رکھنا"

نازیہ نے کہتے ساتھ "میں آپ کا لایا ہوا زیور پہن لوں گی مگر آپ کی ہر بات نہیں مان سکتی" لہنگا دونوں ہاتھوں سے اُٹھایا اور بستر کے قریب آ کر ایک نظر پھیلے ہوئے زیورات پر ڈالی۔

میں تمہاری ساس یعنی صبغت شاہ کی ماں ہوں لڑکی، اور یہ محل جس میں تم اس وقت" موجود ہو یہ بھی میرا ہے، تو جو میں کہوں گی وہ تو تمہیں ماننا ہو گا ورنہ صبغت شاہ جس طرح اُن کے لہجے میں "سے تمہیں لایا تھا میرے کہنے پر اسی طرح واپس وہیں چھوڑ کے آ سکتا ہے کوئی مان تھا جس کی انہیں خود خبر نہیں تھی کہ یہ مان اب نہیں رہا۔

Clubb of Quality Content

نازیہ نے حیرت سے انہیں دیکھا اور پھر مسکرا دی، یہ مسکراہٹ رشیدہ خاتون کو زہر لگی۔

معافی چاہتی ہوں مگر آپ آزما کر دیکھ لیجیے، مجھے نہیں لگتا اب صبغت آپ کی بات بھی سنے" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔ "گا

رشیدہ خاتون وہاں سے مڑ کر چلی گئی اور باقی انتظامات دیکھنے لگی، پہلے تو اسے نازیہ اس لیے پسند نہ آئی کیونکہ صبغت شاہ یوں اسے گھر لے آئے تھے، اور اب انہیں نازیہ کا بات کرنا اور انداز بھی پسند نہ آیا۔

~~~~~~

"تم محل میں کس کی اجازت سے کام کرنے لگی ہو؟"

آج کافی دن کے بعد اس کا عمر سے آمنا سامنا ہوا تھا۔ یہ شام کا وقت تھا، وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب عمر اس کے کمرے میں آیا تھا۔ اس کے کمرے میں موجود چراغ اور موم بتی اس وقت جل رہے تھے، جن کی روشنی میں وہ کتاب پڑھ رہی تھی۔

"تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی عمر؟ آتے ہی سوال، نہ سلام نہ کچھ۔"

وہ جو مزے سے کتاب پڑھنے میں مگن تھی، عمر کے اس طرح اچانک آنے اور پھر یوں ایک دم سوال کرنے پر بدمزہ ہو گئی۔

"تمیز تو خیر ابّا جان نے سکھائی تھی، اور السلام علیکم، کیسی ہو میری ہونے والی...؟"

وہ آ کر کرسی پر بیٹھ گیا، اور آدھا جملہ منہ ہی میں چھوڑ دیا جس نے نور بانو کو مزید غصہ دلا دیا۔

"وعلیکم السلام"
~~~~~~

نور بانو نے چبا چبا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور کتاب بند کر کے دیوار کے ساتھ رکھے میز پر رکھ دی۔

ہاں تو تم سے کچھ پوچھا ہے میں نے؟ محل کس کی اجازت سے جانے لگی ہو؟ تمہیں کام" "کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تمہیں جو چاہیے مجھے بتاؤ، تمہاری ذمہ داری اب میری ہے۔

اس کی بات سن کر نور بانو نے ایک گہری سانس لی اور پھر بولنے لگی۔

سب سے پہلی بات یہ ہے عمر کہ میں محل جانے کے لیے، یا محل میں، یا پھر کہیں بھی کام" کرنے کے لیے کسی کی اجازت کی محتاج نہیں ہوں۔ میں نے جہاں بھی کام کرنا ہو گا، میں کروں گی۔ تم یا کوئی بھی مجھے منع نہیں کر سکتا۔ اور دوسری بات، میری ذمہ داری نہ تمہاری ہے نہ ہی کسی اور کی۔ میری ضروریات امّاں بہت اچھے سے اور بہت آرام سے پوری کر سکتی "ہیں، تو تمہیں اس چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسے جتنا عمر پر غصہ آیا تھا، اس نے کوشش کی کہ جواب ذرا تحمل مزاجی سے دے۔

نور بانو، میں تمہارا ہونے والا شوہر ہوں۔ اس لیے تمہاری ذمہ داری میری ہے۔ تم چاہے" "لاکھ اس چیز سے انکار کرو، لیکن یہ حق مجھے حاصل ہے۔

وہ نور بانو کے جواب سے تذبذب کا شکار ہو گیا تھا، اسے اچھا نہیں لگا کہ کوئی لڑکی اس کے آگے ایسے بولے۔

تم میرے شوہر ابھی ہوئے نہیں ہو۔ جس دن تم سے نکاح ہو گیا، اس دن تم یہ حق استعمال "
کرنا۔"

وہ بظاہر دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

~~~~~~

یوسف کاروباری سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا، جبران چکور سے صحن کے بیچ میں رکھی کرسی پر بیٹھا قہوہ پی رہا تھا۔ ہاشم کیاری میں لگے چھوٹے چھوٹے پودوں کو ٹھیک کر رہا تھا۔

وہ جب سے دیوانِ خاص کی محفل سے آیا تھا، ایسے ہی بے چین سا تھا۔ اسے نور بانو کا کسی اور کے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اکبر اور نور بانو کے متعلق سوچا۔ "کہیں ان دونوں کے بیچ کوئی گہرا تعلق تو نہیں؟"
ایسا نہیں ہو سکتا، اگر ایسا ہوا تو میرے دل کی دنیا آباد ہونے سے پہلے ہی ویران ہو جائے "
گی"۔ وہ غور سے ہاشم کے کام کو دیکھ رہا تھا۔ ہاشم اب کیاری سے چھوٹے چھوٹے پتے اور جگہ جگہ بے ترتیب ہوئی گھاس کو اکٹھا کر رہا تھا۔
~~~~~~

کیا مجھے نور بانو کو اپنی دل کی بات کہنی چاہیے؟"

وہ خود سے سوال کیے جا رہا تھا۔ "یا نہیں، ابھی رکنا چاہیے؟

ہاشم اب ایک بیلچے کی مدد سے سخت ہوئی مٹی اکھاڑ رہا تھا۔

اب اسے بے چینی سے "اب اس سب کا فیصلہ پیر کے دن ہی ہو گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

پیر کا انتظار تھا۔

وہ اب بھی بے چین تھا اور ذہن میں بار بار اکبر اور نور بانو کا اکٹھے بیٹھنا یاد کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

~~~~~

عمر نے آخری سیڑھی چڑھتے ہوئے اسے کہا۔ "کیا کر رہی ہو اکیلے چھت پہ بیٹھ کے؟"

یہ اس کے اگلے دن کی بات ہے وہ چھت پہ بچھی چارپائی پہ لیٹی تھی، جب عمر کی آواز سے جہاں خیالوں سے نکلی وہیں ڈر بھی گئی۔

"حد ہوتی ہے عمر، ڈرا دیا ہے تم نے مجھے۔"

وہ چارپائی پہ بیٹھ گیا۔ "تمیز سے بات کرو، تمہارا ہونے والا شوہر ہوں۔"
~~~~~

وہ اٹھ کے بیٹھ گئی اور اپنا دوپٹہ اچھی طرح شانوں پہ پھیلایا۔

اس نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "اچھی خوش فہمی پال رکھی ہے۔"

عمر نے اس کے تھوڑا قریب ہوتے ہوئے پوچھا۔ "کیا کہا؟"

وہ پہلے پیچھے ہٹی پھر وہاں سے جانے کے لیے اٹھی، عمر نے فوراً اس کا ہاتھ "کچھ نہیں۔" پکڑا۔

اس نے جھٹکے سے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا، عمر سے اس کا دوسرا ہاتھ جو اس نے کلائی سے پکڑا ہوا تھا چھوٹ گیا۔

وہ شاک کے عالم میں اسے گھورنے لگا۔

وہ وہیں کھڑی رہی۔

عمر آگ بگولا ہوتے ہوئے بولا۔ "ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی؟"

اس نے سکون سے وہیں کھڑے کھڑے الٹا عمر "ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی؟" سے پوچھا، لفظ ہمت پر ذرا زور دیا گیا۔

"اس تھپڑ کی قیمت بہت بڑی ہو گی نور بانو۔"

"اپنی حد مت بھولو عمر۔"

وہ جانے کے لیے مڑی اور سیڑھیوں تک پہنچ کے واپس مڑی تو اس سے بولی:

اس نے مسکرا کے کہا اور عمر کو اسی طرح شاک کے عالم میں "آئندہ یاد دلانا نہ پڑے۔"
چھوڑ کر نیچے اتر آئی۔

~~~~~

اس دن عمر اور اسد دونوں تھوڑی دیر کے لیے آئے تھے۔ جب عمر نے نور بانو کا پوچھا تو مہر النساء خاتون نے بتایا کہ وہ چھت پر ہے ——وہ اس کے پیچھے چھت پر چلا گیا، جبکہ اسد اُدھر ہی ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔ مہر النساء خاتون اور سمیرا ابھی وہیں تھیں۔ عمر کا موڈ خاصا خوشگوار تھا، لیکن نور بانو کے تھپڑ نے ہر چیز بگاڑ دی تھی، وہ نور بانو کے نیچے جانے کے کچھ دیر بعد نیچے آیا۔

وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے سمیرا کے علاوہ، سمیرا اب باورچی خانے میں تھی۔ نور بانو کا دل نہیں چاہا واپس ان سب کے ساتھ آکر بیٹھنے کا، لیکن وہ آکر بیٹھ گئی۔

اسد اُس سے مخاطب ہوا۔ "تو کیسا چل رہا ہے تمہارا کام نور بانو؟"

وہ رُکی اور عمر کو دیکھا جو سُرخ ہوتی آنکھوں سے اندر آیا اور "اچھا جارہا ہے اسد بھائی۔"
کرسی پر بیٹھ گیا۔ نور بانو واپس اسد کو دیکھتے ہوئے بڑھا چڑھا کر بولنا شروع ہوئی۔
~~~~~

بلکہ بہت مزا آرہا ہے مجھے ——ایک تو میں شاہی کتب خانے کی سر براہ ہوں اور دوسرا آپ" کو پتہ ہے اسد بھائی، سب میرے کام کی بہت تعریف کرتے ہیں! اور تو اور مجھے شہزادی نے ابنِ سینا کی کتاب ڈھونڈ کر نکالنے پر وہی نایاب کتاب تحفے میں دے دی اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اسی وقت بغداد کا ایک مشہور تاجر بھی دربارِ خاص میں موجود تھا ——اُس نے بھی "مجھ سے متاثر ہو کر مجھے قیمتی عود تحفے میں دے دیا۔

عمر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُٹھ کر اس کا سر ہی پھوڑ ڈالے۔

اسد نے اس کی تفصیل غور سے سنی "واہ کمال ہے، یہ تو مجھے بھی تمہیں انعام دینا چاہیے۔"

اور اپنی تھیلی سے ایک چھوٹی سی سِکّوں کی بوری نکالی اور درمیان میں رکھے میز پر رکھ دی۔

"یہ لو نور بانو، یہ تمہاری کامیابی پہ تمہارا انعام۔"

مہر النساء خاتون نے اسد سے کہا۔ "ارے بیٹا کیا ضرورت ہے اس سب کی؟"

ارے کیوں ضرورت نہیں ہے؟ کوئی تو سمجھتا ہے مجھے، اور میری کامیابی کو ——شکریہ اسد"

اس نے خوش ہوتے ہوئے وہ چھوٹی سی بوری اٹھائی جو سونے کے سکوں سے بھری "بھائی۔

پڑی تھی اور پھر ایک جتاتی نظر عمر پر ڈالی جواب زہر اگلتی نظروں سے اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے نظروں سے ہی کھا جائے گا۔

مہر النساء خاتون نے عمر کی خاموشی کو "عمر بیٹا چائے تو پی لو، نور بانو عمر کو چائے ڈال کر دو۔" محسوس کرتے ہوئے اُسے چائے کا کہا اور ساتھ ہی نور بانو کو کہا کہ اُسے چائے دو۔

اس نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر کہا۔ "اوہو اماں، عمر چائے نہیں پیے گا آج۔"

وہ جو پہلے ہی غصے سے پھٹنے والا تھا، اُسے نور "کیوں عمر بیٹا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟" بانو پر اور زیادہ غصّہ آیا۔

"جی پھوپو، طبیعت ٹھیک ہے بس چائے کا دل نہیں ہے۔"

نور بانو نے بہت اِخلاق سے اسد سے چائے کا پوچھا۔ "اسد بھائی آپ کو ڈال دوں چائے؟"

اسد نے کہا تو اُس نے اسد کو چائے ڈال کر دی "اب بیٹھے ہی ہیں تو ایک کپ اور ڈال دو۔" اور خود وہاں گھر کے پچھلی طرف بنے باورچی خانے میں چلی آئی جہاں سمیرا بیٹھی سالن پکا رہی تھی۔

~~~~~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content
~~~~~

یہ پیر کا دن تھا اور نور بانو نے آج وہ فراک پہنا تھا جو سمیرا نے اس کے لیے بنایا تھا۔ بالوں کو بجائے محل کے مطابق جوڑے میں باندھنے کے اس نے ڈھیلی ڈھالی چٹیاں کی ہوئی تھی۔ کچھ لٹیں بال سلکی ہونے کی وجہ سے چہرے پہ آ رہی تھی۔

آج کا دن اس کے لیے بہت خاص تھا۔

جبران نے اسے کہا تھا کہ وہ آئے گا، اور وہ لاشعوری طور پر جبران کا انتظار کر رہی تھی۔

اسے یہ انتظار اچھا لگ رہا تھا۔

وہ" وہ یوں پہلی دفعہ کسی کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے ذہن میں کئی سوال اٹھ رہے تھے کہ لیکن وہ ہر سوال کو نظر انداز کر دیتی۔ "انتظار کیوں کر رہی ہے؟

Clubb of Quality Content

جب وہ انتظار کرتے کرتے تھک گئی تو اس نے کتاب الشفا اٹھائی اور درمیان سے کھول کر پڑھنے لگی۔

وہ بے دیہانی سے پڑھتے پڑھتے "اللہ واجب الوجود ہے اور باقی ہر چیز ممکن الوجود ہے۔"

ایک جملے پہ آ کر رکی تھی اور پھر یہی جملہ دوبارہ پڑھا کیونکہ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔

"اللہ واجب الوجود ہے اور باقی ہر چیز ممکن الوجود ہے۔"

اسے پھر بھی سمجھ نہ آیا تو وہ آگے پڑھنے لگی:

"اللہ کی ذات کے علاوہ اس دنیا کی ہر شے اور ہر شخص محتاج ہے۔ اللہ واجب الوجود ہے اور باقی سب ممکن الوجود، جس کا مطلب ہے کہ ہر چیز جو ممکن الوجود ہے وہ دو طرح کی ہے، ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی۔ اور ہر ممکن الوجود کا ہونا کسی سبب پر مبنی ہوتا ہے، لیکن ایک ہستی ایسی ہے جو کسی پر موقوف نہیں۔ اس کی مثال ایک چراغ کی ہے، جیسے آپ ایک چراغ دیکھتے ہیں جو جل رہا ہوتا ہے تو آپ سوچتے ہیں کہ یہ کسی اور چراغ سے جلا ہے۔ پھر وہ دوسرا چراغ کسی تیسرے سے جلا ہوگا۔ مگر آپ سوچتے ہیں کہ یہ تو ممکن نہیں، کیونکہ اگر ہر چراغ کسی دوسرے سے جلا ہے تو پھر پہلا چراغ کس نے جلایا؟ اس طرح تو روشنی وجود میں ہی نہیں آسکتی۔ لہٰذا ضرور ایک ایسا چراغ ہے جسے کسی نے نہیں جلایا بلکہ جو خود روشن ہے اور کسی کا محتاج نہیں، بلکہ اسی سے باقی چراغ روشن ہیں۔ یہی ہے واجب الوجود۔"

وہ رکی اور اس نے ابھی پڑھی ہوئی بات کو سمجھنے کی کوشش کی۔

اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور قلم سیاہی میں ڈبو کر لکھنے لگی:

"اللہ واجب الوجود ہے۔"

یہ اس سب کا خلاصہ تھا جو اس نے ابھی پڑھا۔اس نے سیاہی کی خوشبو سونگھ کر آگے پڑھنا شروع کیا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو دنیا کی ہر چیز وہ چراغ ہے جو ممکن الوجود ہے،یعنی ممکن بھی ہے اور محتاج بھی۔اور ہر اس چراغ کو سبب کی ضرورت ہے، لیکن کوئی ایک ایسا پہلا اور اصل سبب ہے جو کسی کا بھی محتاج نہیں،یہی ہے واجب الوجود۔واجب الوجود ایک ہی ہے۔"

وہ اتنی محو ہو کر پڑھ رہی تھی کہ اسے جبران کے آنے کا پتا ہی نہ چلا۔

وہ نہ جانے کب سے اسے یوں پڑھتے دیکھ رہا تھا کہ آخر کار اسے کھنکھارنا پڑا۔

اس نے کتاب بند کرتے ہوئے سلام کیا۔ "اوہ...السلام علیکم!"

وہ صفحہ جس پر اس نے ابھی ایک سطر لکھی تھی، کتاب کے اندر نشانی کے طور پر رکھ دیا تاکہ بعد میں وہی سے آگے پڑھ سکے۔

"وعلیکم السلام نور، کیسی ہو؟"

وہ آج بھی سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں ٹھیک ہوں الحمدللہ، آپ بتائیں؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں، لگتا ہے تم بھول گئی تھی کہ میں نے آنا ہے آج۔"

وہ بتانا چاہتی تھی کہ اس نے کتاب اسی لیے پڑھنا "امم....جی، میرا مطلب ہے مجھے یاد تھا۔" شروع کی تھی تاکہ انتظار نہ کرنا پڑے۔

"چلو یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ تم میرا انتظار کر رہی تھی۔"

نور بانو کو سمجھ نہ آیا کہ اس کی بات کے جواب میں کیا کہے۔

"چائے منگوادوں؟"

"چائے تو میں پی کر آیا ہوں، محل دکھاؤ اپنا۔"

اس نے معصومیت سے کہا۔ "محل تو شہزادی کا ہے، وہ دکھادیں گی۔"

"چلو تم اپنا کتب خانہ دکھادو۔ محل شہزادی دکھادینگی"

جبران نے عام سے لہجے میں کہا۔

"کتب خانہ بھی میرا نہیں ہے۔"

"تم سربراہ ہو، سربراہ کا مطلب ہے کہ یہ تمہارا ہے۔"

اس نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا۔ "چلو مان لیتے ہیں۔"

جبران نے جیسے اجازت چاہی۔ "چلیں پھر؟"

وہ اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔ "آئیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے کتابوں کی قطار میں بنے شیلف دکھا رہی "تمہیں کتابوں سے بہت لگاؤ ہے نور؟" تھی جب جبران نے آہستہ آواز میں کہا۔

اس نے مختصر مگر مکمل جواب دیا۔ "کتابیں مجھے خوش رکھتی ہیں"

وہ دونوں راہداری میں آگے "میں نے اپنی زندگی میں تمہاری جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔" پیچھے چل رہے تھے۔دائیں اور بائیں دونوں جانب کتابوں کے بڑے بڑے شیلف تھے۔

وہ اس کے آگے چل رہی "تم مجھے نور کیوں کہتے ہو؟سب مجھے نور بانو کہہ کر پکارتے ہیں" تھی اور جبران اس کے پیچھے پیچھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے اُسی طرح آہستہ آواز میں کہا تھا۔نور بانو رُکی اور پھر مڑ "میں سب نہیں ہوں نور" کر اسے دیکھا۔جبران کی نظروں میں کچھ تھا اور اس دفعہ نور بانو نے نظریں نہیں پھیریں۔

جبران نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اپنی دو انگلیوں کی مدد سے اُس کے چہرے پر آئی لٹیں ہٹائیں،نور بانو نے اسے نہیں روکا،جبران نے مسکرا کر خود ہی اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

کچھ لمحے گزرے تھے جب جبران نے اپنی مسکراہٹ "باقی کا کتب خانہ نہیں دکھاؤ گی؟" دباتے ہوئے اس سے پوچھا۔اُس کا انداز ایسا تھا کہ نور بانو جھینپ گئی لیکن کچھ کہے بغیر مڑی اور اسے کتابوں کی دنیاد کھانے لگی۔ جبران کو اطمینان تھا،اسے اب کوئی بے چینی نہیں تھی اس کی دل کی دنیا ابھی آباد ہی تھی۔۔

~~~~~

یہ بھی ایک عام دن تھا جب شہزادی ہمیشہ کی طرح بن سنور کر دربارِ خاص کی طرف جا رہی تھی۔

راہداری سے ایک بار پھر وہی خاص عود کی خوشبو آ رہی تھی۔وہ لمحہ بھر کو رکی اور گہری سانس لے کر اُس خوشبو کو محسوس کیا۔دل چاہا کہ جا کر نور بانو سے وہ عود چھین لے، مگر فوراً نہیں___ابھی اتنی جلدی یہ قدم نہیں اٹھانا تھا۔

جب وہ دربارِ خاص میں داخل ہوئیں تو وہاں کرسیوں میں سے ایک پر مکہ سے آیا ہوا سفیر بیٹھا تھا۔
~~~~~

شہزادی اپنی عالی شان کرسی پر جلوہ افروز ہوئیں اور سلام کیا۔

سفیر نے عربی میں کہا:

"یہ آپ کے لیے ہم تحفے لائے ہیں، امید ہے آپ قبول فرمائیں گی۔"

مترجم نے شہزادی کے سامنے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

سامنے سونا اور جواہرات کے نہایت قیمتی تحفے رکھے تھے جو خاص طور پر شہزادی کے لیے لائے گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شہزادی نے مسکرا کر کہا:

"بہت شکریہ آپ کا، کیا میں آپ کے آنے کا مقصد جان سکتی ہوں؟"

سفیر نے جواب دیا، اور مترجم نے ترجمہ کر کے شہزادی کو بتایا:

"ہم تجارت کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں۔ کچھ عرصے سے تجارت رکی ہوئی تھی، اب ہم چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ دوبارہ بحال ہو اور آپ کے ملک کے ساتھ تجارت کو آگے بڑھایا جائے۔"

کچھ دیر تک یوں ہی سیاسی گفتگو چلتی رہی۔ آخر میں سفیر نے حجاز کے امام (وہاں کے لوگ بادشاہ کو امام کہتے تھے) کی طرف سے شہزادی کو مکہ آنے کا دعوت نامہ پیش کیا، جسے شہزادی نے نہ قبول کیا اور نہ ہی رد۔

اور یقیناً رُخسار یہ دعوت نامہ رد کرنے والی تھی، وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی۔۔

اس نے شہر لاہور کے علاوہ برصغیر کا بھی کوئی اور شہر نہ دیکھا تھا، کسی اور ملک جانا تو دور کی بات تھی۔۔

~~~~~

اُدھر حجاز کے امام نے رُخسار کو مکہ مکرمہ آنے کی دعوت دی، اور اِدھر اکبر کی خواہش تھی کہ نور بانو اس کے ہمراہ سچ تک پہنچے اور پرانے رازوں سے پردہ اٹھائے۔

دوسری جانب عمر ہر ممکن کوشش میں تھا کہ کسی طرح نور بانو کو محل جانے سے روک لے۔
~~~~~

اور انہی سب حالات کے بیچ، بغداد سے آیا تاجر ایک عام سی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو چکا تھا ــــ

وہی عام سی لڑکی، جو اُسے پورے جہاں میں سب سے خاص لگتی تھی۔

~~~~~

جاری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!
~~~~~

چوتھی قسط!!

سیاہ چغہ پہنے وہ محل کے پچھلے حصے میں موجود خفیہ لکڑی کے دروازے کی جانب آئی۔ دروازے میں وہی چابی گھمائی اور پار کر گئی۔ دروازہ پوری طرح اپنے پیچھے بند کرنے کے بجائے اُس نے آہستہ سے بند کیا۔ یوں دروازہ نہ پوری طرح سے بند تھا نہ ہی کھلا تھا۔

"تمہیں میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ اب میں تم سے اس طرح کی خفیہ ملاقاتیں نہیں کر سکتی، تمہیں دربارِ خاص آنا ہوگا، پھر بھی تم نے مجھے آنے کا کیوں کہا؟"

رخسار پھر سے رات کے اندھیرے میں عمر کے بلانے پر آئی تھی۔ وہ اپنی پالکی میں بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

"میرا محل آنا، یا دربارِ خاص میں تم سے... میرا مطلب ہے آپ سے ملنا اب ممکن نہیں ہے، اس لیے آپ کو ہی آنا ہوگا" عمر نے سنجیدگی سے کہا۔

"ممکن نہیں؟ مگر کیوں؟" رخسار نے ہاتھ میں وہی چھوٹا چراغ پکڑا تھا، اُس نے چراغ کی روشنی میں عمر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ چھوڑو، یہ تمہاری امانت ہے۔ اب بہت جلد میں اطلاع دوں گا تو اپنے بندے بندرگاہ پر بھیج دینا، کچھ سامان نکلوانا ہے" عمر نے اُسے سکوں کا تھیلا پکڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ کیا ہے؟"رخسار نے تھامتے ہوئے پوچھا۔

"سکے۔"

"یہ کس لیے؟"رخسار نے پوچھا۔

"آپ نے ساتھ دیا ہے میرا،اب ایسا بھی نہیں ہوں کہ آپ کو آپ کا حصہ ہی نہ دوں۔"

"یہ اپنے پاس رکھو،میں اس طرح کا ناجائز حصہ نہیں رکھ سکتی۔اور عمر،یہ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں،اپنے یہ دھندے بند کرو،مجھے اس سب میں نہیں پڑنا،"رخسار نے اُسے کہا اور وہ سکے واپس عمر کی پالکی میں ہی رکھ دیے۔

"جیسی آپ کی مرضی!پھر کوئی گلہ نہ کرنا،میں اپنا بندہ محل بھجوادوں گا،اب آپ کو نہیں بلاؤں گا،یہ ہماری خفیہ طور پر آخری ملاقات ہے۔"

عمر کے بتانے پر اُس نے جیسے سکھ کا سانس لیا،عمر نے وہ سکوں کا تھیلا واپس اٹھایا۔

"شکر ہے،اس کے بعد چاہے تم جتنا بھی بلاؤ،میں نہیں آنے والی۔اب میں چلتی ہوں۔"

رخسار پالکی سے اتر آئی اور سر پر چغہ ڈال کر واپس اُس خفیہ دروازے کی طرف آئی۔دروازہ پوری طرح بند تھا،اُس نے جلدی میں دھیان نہیں دیا اور دروازہ بند کر کے اُس میں چابی گھمائی۔

Clubb of Quality Content

وہ ابھی مڑی ہی تھی کہ اپنے پیچھے اُسے کوئی حرکت محسوس ہوئی، جیسے درختوں کے پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ... رخسار نے حرکت محسوس کی مگر پیچھے مڑ کر دیکھنے سے گریز کیا، اُسے ڈر لگا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی محل کی جانب بڑھ گئی۔

~~~~~~~

کئی سال قبل اسی محل کے کھلے صحن میں صبغت شاہ کا ولیمہ ہو چکا تھا۔ یہ ولیمے کے تقریباً دس دن بعد کی صبح تھی۔

نازیہ نے آج سبز رنگ کی کڑھائی دار میکسی پہن رکھی تھی اور بھورے بالوں کو کھلا چھوڑ کر کان کے ساتھ سرخ پھول سجایا ہوا تھا۔ ہلکا پھلکا بناؤ سنگھار کیے ہوئے بھی اس کا حسن مزید نکھر رہا تھا۔ وہ محل کی سفید سنگِ مرمر سے بنی راہداریوں میں گھوم رہی تھی، ایک ایک چیز کو چھو کر دیکھ رہی تھی، محسوس کر رہی تھی۔

"مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ اس سب کی مالکن میں ہوں۔"
~~~~~~~

اس نے یہ بات خود سے کہی تھی، لیکن پیچھے سے آتی آسیہ خاتون نے بھی سن لی۔وہ سفید ساڑھی میں ملبوس تھیں،ساتھ وہ سبز قیمتی پتھروں والا سیٹ پہنے ہوئے تھیں جو کل انہیں رشیدہ خاتون نے دیا تھا۔

"اچھا؟تو یہ کب ہوا؟"

آسیہ خاتون نے نازیہ کی پشت سے آتے ہوئے کہا تو نازیہ نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا،اور پھر تحمل سے مسکرا دی۔

"کیا مطلب یہ کب ہوا؟ہر لحاظ سے اس سب کی مالکن میں ہی بنتی ہوں۔"

نازیہ نے اُسی تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

"محترمہ نازیہ..."

"مجھے نازو کہہ سکتی ہو تم،"

نازیہ نے انہیں ٹوکا،ساتھ وہ اس کے گلے میں موجود اس قیمتی اور خوبصورت ہار کو دیکھ رہی تھی۔

"محترمہ نازیہ، یہ سب کچھ اماں بیگم کا ہے،اور ان کے بعد ان کے بیٹوں کا۔تو میرا خیال ہے کہ یہ سب تم...اکیلے کا نہیں ہے،نہ ہی ہو سکتا ہے۔"

نازو کلب
Clubb of Quality Content

آسیہ خاتون کے لہجے میں بلا کا ٹھہراؤ تھا۔وہ سلجھی ہوئی تھیں، گھر سنبھالنا جانتی تھیں۔

"خیر، میں یہ سب دقیانوسی باتیں نہیں مانتی۔میں نے کہا ہے یہ سب میرا ہے تو میرا ہے...

صرف میرا۔"

اس نے خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک اسی وقت، اسی راہداری میں سامنے سے صبغت شاہ اپنے اہم عملے کے ساتھ آرہے

تھے۔نازیہ اور آسیہ کو دیکھ کر ٹھہر گئے،اور آسیہ خاتون نے بھی انہیں آتا دیکھ کر نازیہ کی

آخری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"محل کی خواتین یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

صبغت شاہ کے چہرے پر نازیہ کو دیکھتے ہی بھرپور مسکراہٹ آگئی تھی،آسیہ خاتون نے ان کی

خوشی محسوس کی تھی۔

"ہم آپ ہی کا ذکر کر رہے تھے،ابھی آسیہ کہہ رہی تھی کہ بادشاہت تو بس آپ پر ہی جچتی

ہے۔"

نازیہ نے میٹھے لہجے میں کہتے ہوئے پہلے صبغت شاہ کو اور پھر آسیہ کو دیکھا۔

آسیہ خاتون نے بھنویں اوپر کو اٹھائیں، جیسے پوچھ رہی ہوں: "اچھا؟"

اور پھر وہ دونوں وہاں سے چلی آئیں۔

آسیہ خاتون کو اس گھر کی نئی بہو پسند نہ آئی!

~~~~~

نازیہ کی چالاکیاں اپنے عروج پہ تھیں جب ایک روز فرہاد محل آن پہنچا! اُس نے محل پر قیامت برپا کردی تھی، صبغت شاہ نے اُن کو قید کروانے کی دھمکی دی۔ صبغت شاہ اُس وقت دربارِ خاص میں موجود تھے، فرہاد اور اُس کے دوساتھی بھی وہیں تھے۔

فرہاد بہت ہینڈسم تھا، وہ دیکھنے میں اچھا خاصا لگتا تھا، لیکن افسوس نازیہ کو تو نہ جانے کیا چاہیے تھا جو وہ اُس کو دھوکا دے کر صبغت شاہ کو بھی جھوٹ بول کر اُس کے ساتھ بھاگ آئی تھی۔

Clubb of Quality Content

"تمہاری اتنی جرات؟ تم میرے ہی گھر سے میری منگیتر کو بھگا لائے!!" فرہاد دھاڑا تھا، اُس کی آواز محل کی دیواروں کو ہلا رہی تھی۔

"تمیز سے بات کرو فرہاد، وہ تمہاری منگیتر نہیں تھی، جھوٹ کیوں بول رہے ہو؟" صبغت شاہ نے افسوس سے پوچھا۔
~~~~~

"وہ میری منگیتر... من چاہی منگیتر تھی صبغت! بہت جلد ہم شادی کرنے والے تھے، تمہیں ذرا شرم نہ آئی اپنے دوست کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے؟" فرہاد اُسی طرح دھاڑ رہا تھا اور اب صبغت شاہ کو غصہ آنے لگا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو فرہاد! وہ میری بیوی ہے، اور میں اپنی بیوی کے بارے میں کچھ بھی سننا برداشت نہیں کروں گا!" صبغت شاہ نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا، اور ایک نظر دربارِ خاص میں کھڑے خادموں اور کنیزوں کو دیکھا جو یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن رہے تھے۔ صبغت شاہ نے اُن سب کو یہاں سے نکل جانے کا کہا، اور فرہاد کو خاموش کروانے کی کوشش کی۔

"اب سے بھول جاؤ کہ میں اور تم بھی کبھی دوست تھے، نہ ہم دوست ہیں نہ ہم نے کوئی ڈیل کی تھی! میں ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑتا ہوں!" یہ ڈیل جو صبغت

شاہ کی کامیابی کا راز بنی تھی، یہ وہ معاہدہ تھا...جو پچھلی کئی صدیوں سے ہوتے ہوتے رہ جاتا تھا...

اور اب جب یہ ہوا تھا اور اس پروجیکٹ پر کام بھی شروع ہو چکا تھا تو یہ معاہدہ فرہاد توڑ رہا تھا۔

"فرہاد، اپنے غصے کو قابو میں کرو! تم مہر لگا چکے ہو، اس طرح معاہدے نہیں توڑے جاتے!" اب کی بار صبغت شاہ کی آواز بھی قدرے اونچی تھی۔

"اس طرح شادیاں بھی نہیں کرتے صبغت! جس طرح تم نے کی ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ٹھیک اسی وقت دربارِ خاص کا دروازہ کھلا اور نازیہ ایک شان سے اندر داخل ہوئی، بھرپور تیاری کے ساتھ!! قیمتی زیورات اور وہ شاندار میکسی... فرہاد اُسے دیکھتا رہ گیا۔

"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو اب؟" نازیہ نے آتے ہی فرہاد سے پوچھا۔ وہ چلتی چلتی آگے آئی، اب فرہاد اس سے چند قدم کی دوری پر تھا جبکہ صبغت شاہ اپنے تخت پر براجمان تھے جس پر چڑھنے کے لیے دو سیڑھیاں چڑھنی پڑتی تھیں۔

"مطلب کیا ہے تمہارا، نازو؟ میرے ساتھ واپس چلو... ہم تو شادی کرنے والے تھے نا؟ تم اس شخص کے دھوکے میں کیسی آ گئیں؟" فرہاد نے اُس سے التجائی لہجے میں پوچھا، اور صبغت شاہ کو یہ ہضم نہ ہوا کہ فرہاد اُسے "نازو" کہہ کر پکارے۔

"بس کردو فرہاد! اور نازو، تم یہاں کیوں آئی ہو؟ ابھی چلی جاؤ یہاں سے!" صبغت شاہ نے آواز کو دھیمہ کر کے نازیہ سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں یہاں سے کیوں جاؤں؟ میں پہلے اس شخص سے پوچھوں گی! جس نے مجھے برباد کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اور اب یہاں بھی آ گیا ہے میرے پیچھے؟" نازیہ کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا جو فرہاد نے محسوس کیا۔

"تمہیں کسی نے ضرور ورغلایا ہے میرے خلاف، میری نازو... ورنہ تم ایسے بات نہ کرتی تھیں مجھ سے!" فرہاد اُس کے قریب آیا۔

"فرہاد! وہ میری بیوی ہے! اور تم ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ! ورنہ میں تمہیں اسی محل میں قید کروا دوں گا!" اب کی بار صبغت شاہ کی آواز پھر سے اونچی تھی۔

"سنا؟ میرے بادشاہ سلامت کیا کہہ رہے ہیں؟ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ!" نازیہ نے فرہاد سے کہا اور خود ایک ایک قدم چلتی تخت پر چڑھ کر صبغت شاہ کے برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

اور اب فرہاد کے پاس کچھ کہنے کو نہیں تھا...وہ مزید وہاں رکنا نہیں چاہتا تھا...اور پھر ایسا ہی ہوا...وہ ایک خفگی بھری نگاہ نازیہ پر ڈال کر دربارِ خاص سے نکل آیا!!

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

~~~~~~

فرہاد اور اس کے ساتھیوں کو دربارِ خاص سے گئے چند لمحے ہی ہوئے تھے۔ دربارِ خاص میں سناٹا چھایا ہوا تھا، ایک عجیب سی خاموشی تھی جو چُبھ رہی تھی۔

"کیا ہوا صبغت؟ پریشان لگ رہے ہو؟ کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں؟ فرہاد جھوٹ بولتا ہے، میں اس کی منگیتر نہیں تھی بلکہ وہ لوگ میری زبردستی شادی کروانے والے تھے۔" نازیہ نے معصومیت کا لبادہ اوڑھتے ہوئے آخرکار خود ہی پہل کی اور اس خاموشی کو توڑ دیا۔
~~~~~~

"میری جان، مجھے تم پر بے پناہ بھروسہ ہے... میں پریشان تم سے نہیں ہوں، میں فرہاد کے بارے میں پریشان ہوں۔ اس نے دوستی بھی توڑ دی ہے اور معاہدہ بھی۔" انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

فرہاد اور ان کی دوستی سالوں پرانی تھی۔ فرہاد کے والد فیروز شاہ، یعنی صبغت شاہ کے والد کے گہرے دوست تھے، اور پھر فرہاد اور صبغت شاہ کی بھی یہی حالت تھی۔ دونوں بچپن سے دوست تھے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی دوستی مزید گہری ہوتی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اس کی فکر نہ کریں۔ فرہاد اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ وہ بزدل ہے، وہ جھوٹا ہے۔ میں اس کی کمزوریاں جانتی ہوں۔" نازیہ نے صبغت شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی کمزوریاں؟ اور تمہیں اس کے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا۔" صبغت شاہ نے نرمی سے کہا، وہ اپنے ہاتھ پر نازیہ کے لمس کو محسوس کر رہے تھے۔

"میں اس کے سامنے جان بوجھ کر آئی تھی تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ میں یہاں راج کر رہی ہوں اور بہت خوش ہوں۔"

"اور تم کیا کمزوریاں جانتی ہو؟"

"فرہاد یہ شاہراہ کبھی نہیں روک سکتا کیونکہ یہ اس کے اپنے لیے تباہ کن ہے۔ وہ خود ہی پھنس جائے گا۔ وہ ایک نیا شہر بنانے والا ہے، جس کے تمام تر کاغذات میں اپنے ساتھ لے آئی ہوں۔ ان کاغذات کے بغیر وہ نیا شہر نہیں بنا سکتا۔ اگر اس نے شاہراہ روک دی تو اس کے پاس کھونے کو بہت کچھ ہو گا، وہ خالی ہاتھ رہ جائے گا۔"

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولتی چلی جا رہی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ صبغت شاہ کو لگا کہ نازیہ بہت ذہین ہے۔ ابھی انہیں یہ خبر نہ تھی کہ ذہین اور چالاک ہونے میں فرق ہوتا ہے——اور یہ احساس انہیں تب ہوتا ہے جب بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

"اچھا؟ اس نئے شہر کا تو مجھے علم ہی نہیں تھا... تمہیں یقین ہے اس بات کا؟"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"اس نئے شہر کا ذکر فرہاد نے کسی سے نہیں کیا۔ یہ نیا شہر وہ ارمغاں کے ساتھ بنا رہا ہے—— ارمغاں اس کا دوست ہے۔ ہم اس کے دوست کو بھی خرید سکتے ہیں، لیکن پہلے ہم فرہاد کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ابھی نہیں... ابھی وہ غصے میں ہے۔ کچھ وقت لگے گا، اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا، پھر وہ خود آئے گا، آپ دیکھنا۔ اس کے لیے یہ شاہراہ آپ سے زیادہ اہم ہے..."

نازیہ نے اُمید کے نئے چراغ جلائے تھے اور صبغت شاہ بس اسے دیکھتے رہ گئے!

یہ پہلا دن تھا جب نازیہ دربارِ خاص میں صبغت شاہ کی کرسی کے برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھی تھی...

اور اپنے مشوروں سے وہ نہ صرف وہاں بیٹھنے کی عادی ہو چکی تھی بلکہ صبغت شاہ کو جانے انجانے میں قائل بھی کر چکی تھی کہ وہ وہاں بیٹھ سکتی ہے۔

~~~~~~
~~~~~~

آج کچھ زیادہ ہی مصروف دن تھا۔اُس نے کُتب خانے کے بہت اہم کام کیے تھے!اور بالآخر ایک فہرست تیار کی۔ یہ فہرست اُن کتابوں کی تھی جو اس دَور کے حوالے سے انتہائی اہمیت کی حامل تھیں جو کہ اِس شاہی کُتب خانے میں موجود نہ تھیں!فہرست کافی طویل تھی،وہ صبح سے اِسی فہرست پر لگی ہوئی تھی۔

"اکبر،یہ فہرست دیکھ لو ایک نظر"

اُس نے وہ فہرست لا کر اکبر کی میز پر رکھی اور خود میز کی دوسری طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بہت خوب!بڑی محنت کی ہے تم نے"

اکبر نے تفصیلاً فہرست دیکھنے کے بعد اُس سے کہا۔

"یہ تو کچھ نہیں ہے، تھوڑی اور محنت کرنی ہے ابھی"

"اور وہ کس حوالے سے؟"

"یہی کہ یہ کتابیں کون سے ملک سے ملیں گی"

"ہاں، یہ تو دیکھنا پڑے گا! ایک کام کرو یہ فہرست دو دن کے لیے مجھے دے دو، میں بھی دیکھ لیتا ہوں"

"ٹھیک ہے، آپ رکھ لیں، لیکن صرف دو دن کے لیے۔" اُس نے شہادت والی اُنگلی دِکھاتے ہوئے جیسے ہدایت دی اور پھر مسکرا دی۔

"محترمہ کا حکم ہے اب کیسے ٹال سکتے ہیں!" اکبر فلرٹ نہیں کر رہا تھا، یہ اُس کی فلرٹ کرنے کی عمر ہی نہیں تھی۔ نور بانو کو اُس کا پر وپوز کرنا یاد آیا۔ نور بانو نے پہلی دفعہ اُسے تھوڑا غور سے دیکھا تو اُسے پتا چلا کہ اکبر دکھنے میں بُرا نہیں ہے۔ بلکہ کافی ہینڈ سم ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے بُرا تو نہیں مانا؟"نور بانو نے یاد آنے پر پوچھا۔

"کس بات کا؟"اُس نے بظاہر فہرست دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کہ میں نے آپ کو شادی کے لیے انکار کیا"

"نور بانو، انکار تمہارا حق ہے، میں زبردستی تمہیں ملکہ نہیں بنا سکتا۔" تھوڑے مزاحیہ لہجے میں کہا تاکہ بات سنجیدہ نہ ہو۔

"آپ نے پھر خط کے حوالے سے کیا سوچا ہے ہم کیا کریں گے؟"اب کی بار نور بانو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تھوڑا وقت ٹھہر کر سب دیکھتے ہیں۔رُخسار پر نظر رکھنی پڑے گی پھر کچھ کرتے ہیں" اکبر نے اسے یہ نہیں بتایا کہ اس نے بہت پہلے سے رخسار پہ نظر رکھی ہوئی ہے۔

"کیسی نظر؟"

"یہی کہ وہ اپنی ماں جیسی شاطر کھلاڑی ہے یا باپ جیسی سادہ اور مخلص ہے"

"شہزادی کی ماں یعنی ملکہ نازو کو کیا ہوا تھا؟ اُن کی پُراسرار موت کے بہت قصے سُنے تھے"

نور بانو کے پوچھنے پر اکبر سوچوں کی دُنیا میں چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ وہی بھیانک رات تھی جب محل سے ملکہ کا تو نہیں لیکن صبغت شاہ کی عزت کا جنازہ ضرور نکلنے والا تھا۔ وہ تب بہت چھوٹا تھا جب اُس نے سیاہ رنگ کے چغے میں کسی کو محل کے پچھلے دروازے سے باہر جاتے دیکھا تھا، صبغت شاہ محل کے صحن میں تھے اور وہ اُس سیاہ رنگ کا چغہ پہنے خاتون کے آگے گڑگڑا رہے تھے۔ اس روز کے بعد اکبر نے اپنے تایا صبغت شاہ کے چہرے سے مسکراہٹ کو ہمیشہ کے لیے جاتے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا اکبر؟" نور بانو کے پوچھنے سے یادوں کا سلسلہ وہیں رُک گیا۔

"اِس بارے میں پھر کبھی بات کریں گے نور بانو، ابھی تم اپنے کمرے میں جاؤ" وہ جو پہلے اچھے موڈ میں تھا ایک دم بُرے موڈ میں آتے ہوئے بولا۔

~~~~~

آج بہت دنوں کے بعد وہ پھر سے صبغت شاہ سے ملنے آئی تھی۔ اُس کا دل کہیں نہیں لگ رہا تھا۔ نہ محل کی رونقوں میں، نہ اپنی سہیلیوں کی محفلوں میں، یہاں تک کہ وہ محل کے معاملات سے بھی تنگ ہو رہی تھی۔ کافی دن گزر گئے تھے وہ بہت اہم شاہی ملاقاتوں کو بھی مسلسل ملتوی کرتی جا رہی تھی۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟" صبغت شاہ نے بستر پر لیٹے لیٹے ہی رُخسار سے پوچھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں ابّا جان۔"

"مجھے کیوں ٹھیک نہیں لگ رہی؟" صبغت شاہ نے اُس کی آواز میں اداسی محسوس کی۔

"ابّا جان میں اُکتا گئی ہوں۔"

"کس چیز سے بیٹا؟"
~~~~~

"محل کی زندگی سے۔" رُخسار نے بیزاری سے کہا۔

"یہی زندگی تو تمہاری ماں کو پسند تھی تمہارے لیے۔" صبغت شاہ نے بہت لمبے عرصے کے بعد اُس سے اُس کی ماں کا ذکر کیا تھا۔ نازیہ کی بے وفائی کے بعد وہ اُن کا نام تک نہیں لیتے تھے۔ رُخسار نے حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھا جو نہ جانے کتنے برس سے ایسے محتاج ہو گئے تھے۔

"ابّا، میں ایک عام لڑکی کی طرح زندگی گزارنا چاہتی ہوں یا محل سے دُور کہیں جانا چاہتی ہوں۔ میں لوگوں کو محسوس کرنا چاہتی ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔ میں تھک گئی ہوں محل کے کاموں سے، اِن سب معاملات کو سنبھالتے سنبھالتے میرا اپنا آپ، میری اپنی شخصیت کہیں کھو سی گئی ہے ابّا جان۔" اُس نے اپنے دل کا حال اپنے باپ سے بیان کیا تھا۔

"تم ایک شہزادی سے ایک عام لڑکی نہیں بن سکتی رُخسار!" صبغت شاہ نے کہتے ہوئے آنکھیں موند لیں، وہ دوائیوں کے زیرِ اثر تھے، اِس سے زیادہ بات کرنا اُن کے لیے مشکل تھا۔

رُخسار مزید بددِل ہوتی ہوئی وہاں سے نکل آئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

~~~~~

اس روز نور بانو کے دن کا آغاز الجھن سے ہوا تھا۔اور وجہ عمر تھی!

آج صبح پھر سے عمُر آیا تھا اور مہر النساء خاتون سے رشتے کا پوچھ رہا تھا۔نور بانو نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے ہی صحن کی ایک جھلک دیکھی۔وہ صبح سویرے آن پہنچا تھا۔

اُسے عمُر سے زیادہ اپنے اُوپر غصہ آرہا تھا کہ اگر وہ اپنے خواب کا ذکر عمُر سے نہ کرتی تو نہ عمُر رشتے کے لیے بیتاب ہوتا اور نہ ہی اُس کے خواب کے پورا ہونے میں رُکاوٹ بنتا!

یہ تو نور بانو کو پتا ہی تھا کہ عمُر کو وہ ذرا بھی اچھی نہیں لگتی۔وہ رشتہ کر کے اُسے اپنے دباؤ میں لانا چاہتا ہے۔اگر اس کا یہ خواب نہ بھی ہوتا تو بھی وہ عمر سے کبھی شادی نہ کرنا چاہتی کیونکہ اسے عمر کی سوچ ہی پسند نہیں تھی۔

لیکن اِس ساری صورتِ حال میں ایک کام اچھا ہوا کہ وہ محل کے کتب خانے کی سربراہ بن گئی۔مگر اب آگے کیا کرے، عمُر کو کیسے روکے؟اُدھر مہر النساء خاتون اُس سے بار بار اس رشتے کے لیے منانے کی کوششیں کررہی تھیں۔

Clubb of Quality Content
~~~~~

وہ اِسی اُلجھن میں محل پہنچی۔ جیسے ہی شاہی کتب خانے میں داخل ہوئی، اکبر نے اُسے روکا۔

"آؤ بیٹھو نور بانو"

نور بانو نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی کیونکہ عمُر کی وجہ سے موڈ سخت خراب تھا۔

"تمہاری بنائی ہوئی فہرست میں نے دیکھ لی اور تمہاری محنت کی داد دینی پڑے گی۔ تم نے اِس میں ہر اُس کتاب کا ذکر کیا ہے جس کی اس شاہی کتب خانے کو ضرورت ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اِن میں سے تقریباً ایک سو بیس تک کی کتابیں حجاز سے ملیں گی، جن میں قرآن کے مختلف نسخے بھی شامل ہیں۔"

اِس دَور میں سعودی عرب کا نام موجود نہیں تھا اور اُس کے مغربی حصے کو حجاز کہا جاتا تھا جس میں مکہ، مدینہ اور کچھ ارد گرد کے علاقے آتے تھے۔ اکبر نے جب تفصیل سے بتایا تو نور بانو عمُر کو ذہن سے نکال کر اُس کی باتوں پر غور کرنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ تو آپ نے بہت ہی آسانی کر دی، اور باقی کی 80 کتابیں کہاں سے منگوانی ہیں؟"

"باقی کتابیں کچھ تُرکی، کچھ برطانیہ اور کچھ بغداد سے ملیں گی۔"

بغداد کا سُن کر اُسے بغداد کا وہ شہری یاد آیا۔

"آپ کی معلومات تو مجھے ٹھیک لگی ہیں، میں دربارِ خاص جا کے بتاتی ہوں کچھ دیر میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا سنو، بیٹھی رہو فی الحال۔" اکبر نے عام سے لہجے میں کہا مگر پتا نہیں کیوں اُس نے اکبر کی طرف دیکھا۔

"جی؟" اُس نے نہ سمجھنے والے انداز میں پوچھا۔

"میں نے رات کو بہت سوچا کہ کس طرح اِس خط کے ذریعے میں رخسار سے اپنی سلطنت واپس لے سکتا ہوں، لیکن صرف ایک خط کے ذریعے یہ نا ممکن ہے۔"

"کیا یہ ممکن ہے کہ شہزادی کچھ عرصے کے لیے محل سے دُور چلی جائیں؟ اگر ایسا ہوتا ہے تو آپ کے لیے بہت کچھ آسان ہو جائے گا۔" نور بانو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نا ممکن! رُخسار کبھی بھی محل چھوڑ کر نہیں جائے گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسا کیوں؟ کیا وہ کبھی کسی ہمسائے یا دیگر ممالک کے دَورے پر نہیں جاتیں؟"

"رُخسار کو اکثر مختلف ممالک سے دعوت نامے آتے رہتے ہیں لیکن وہ ہمیشہ اپنے سفیروں کو بھیج دیتی ہے، کبھی خود نہیں جاتی۔"

"اگر ایسا ہو جائے کہ وہ خود کہیں چلی جائیں تو آپ کے لیے آسانی ہو جائے گی، میرے پاس بہت زبردست پلان ہے پھر۔" نور بانو نے بھی جیسے اِس سے متعلق سوچا تھا۔

"ویسے تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ایک طریقہ یہ ہے، تم رُخسار کو جا کے مجبور کرو۔"

"میں کیسے اُنہیں مجبور کر سکتی ہوں؟" اکبر کے بتانے پر اُس نے پوچھا۔

"ابھی حال ہی میں حجاز کے سفیر نے اُنہیں حجاز آنے کی دعوت دی ہے۔اور ابھی تمہاری کتابوں کی فہرست میں ہم نے دیکھا کہ 120 کتابیں ایسی ہیں جو صرف حجاز سے ملیں گی۔ تو تم رُخسار کو کسی بھی طرح قائل کرو کہ وہ خود جا کے یہ کتابیں لائیں۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہیں، میں کیسے اُنہیں قائل کروں گی؟ شہزادی میری بات کیوں مانیں گی؟" نور بانو نے ایک بار پھر پوچھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھو نور بانو، اگر وہ یہاں سے جائیں گی تو یہاں محل میں ہم دونوں مل کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تم میری مدد کرو گی نا؟" اکبر نے جس طرح سے اُس سے پوچھا اُسے سمجھ نہ آیا کہ انکار کیسے کرے۔ وہ انکار کرنا چاہتی بھی نہیں تھی لیکن اُسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اتنے بڑے کام میں وہ اکبر کی مدد کرے گی بھی تو کیسے؟ وہ تو صرف محل کے ایک حصے یعنی شاہی کتب خانے تک محدود تھی۔

"میں کروں گی آپ کی مدد۔" اُس نے آخر کار کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو سب سے پہلے تمہارا کام یہ ہے کہ کسی بھی طرح رُخسار کو قائل کرو کہ وہ خود یہ کتابیں لینے جائیں۔ اب یہ تم کیسے قائل کرو گی، یہ تمہارا کام ہے۔ اور جس نور بانو کو میں جانتا ہوں وہ یہ کام بخوبی کر لے گی۔" اُسے سمجھ نہ آیا کہ اکبر سے کیا کہے، لیکن اُسے یہ تو سمجھ آ گیا تھا کہ اُسے کسی بھی طرح شہزادی کو حجاز بھیجنے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اُس وقت وہ اِس بات سے بے خبر تھی کہ اِس سفر میں وہ بھی رُخسار کے ساتھ جانے والی تھی...

~~~~~
~~~~~

دربارِ خاص میں ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا۔ وہ اپنی بنائی ہوئی فہرست ہاتھ میں لیے سنگِ مرمر سے بنی خوبصورت سفید رہداری میں کھڑی دربان سے شہزادی کا پوچھ رہی تھی۔

"محترمہ نور بانو، میرے علم میں نہیں ہے کہ شہزادی کہاں ہوں گی۔"

محل کے کافی دربان اور نوکر اب نور بانو کو پہچانتے تھے۔

وہ وہاں سے چلی آئی اور محل کے اُس حصے میں آگئی جہاں اُس نے سنا تھا کہ شہزادی وہاں رہتی ہیں۔

محل کے اس حصے میں جانے کے لیے محل کے پچھلے حصے کے صحن میں سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔

"کیا شہزادی اندر ہیں؟" اُس نے وہاں کھڑے ایک دربان سے پوچھا۔ وہ اس طرف پہلی دفعہ آئی تھی اور اُسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ شہزادی کا اپنا کمرہ کہاں ہے۔

"جی، آپ کون؟" اُس دربان نے پوچھا۔

"میں نور بانو ہوں، شاہی کتب خانے کی سربراہ۔"

"اس وقت شہزادی اپنے ذاتی کاموں میں مصروف ہوتی ہیں، آپ کل دربارِ خاص میں مل لینا۔" دربان نے بتایا۔

وہ صحن کے آخر میں کھڑی تھی، دربان رہداری کے شروع میں، اور اس وقت دوپہر کی تیز دھوپ میں اُس کے لیے مزید کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔

"انہوں نے مجھے بلایا تھا، کچھ ضروری کام کے لیے۔" وہ کل تک کا انتظار نہیں کر سکتی تھی اس لیے اُسے یہ کہنا پڑا۔ کہتے ہوئے اُس نے اپنے ہاتھ میں موجود شاہی کتب خانے کا وہ کاغذ دکھایا جس میں وہ فہرست لکھی تھی۔

"آجائیں۔" وہ دربان ایک طرف ہوا تو وہ اُس رہداری کے اندر آگئی۔

یہ رہداریاں بھی باقی محل کی طرح سفید تھیں۔ لیکن یہ زیادہ پُر سکون تھیں اور یہاں رش بھی نہیں تھا۔

وہ اُسی رہداری میں آگے آ کر دائیں طرف مڑی تو اُسے سامنے ہی فاطمہ کنیز نظر آئی جو کسی دربان سے کوئی بات کر رہی تھی۔ اُس نے شکر ادا کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"فاطمہ!"

"شہزادی کہاں ہیں؟" فاطمہ کے قریب آنے پر اُس نے پوچھا۔

"یہاں سے سیدھا جائیں، آگے بائیں طرف کی سیڑھیاں آئیں گی، اُن سے اوپر جائیں، وہاں بیٹھک میں بیٹھی ہیں۔"

وہ فاطمہ کے بتائے ہوئے راستے پر بیٹھک آگئی۔

"شہزادی سے کہہ دیں کہ نور بانو آئی ہیں۔" اُس نے باہر کھڑے دربان سے کہا۔

"شہزادی آرام فرما رہی ہیں۔" دربان نے اُسے اندر جانے سے روکتے ہوئے کہا۔

"آپ کہیں تو ایک دفعہ..." نور بانو نے اصرار کیا۔ وہ اتنی دور چل کے آئی تھی، اس لیے خالی ہاتھ واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

"شہزادی نے آپ کو اندر بلایا ہے۔" دربان نے اندر جا کر شہزادی کو نور بانو کے آنے کا بتایا، اور واپس آکر نور بانو کو کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اُسے قدرے اطمینان ہوا، دل ہی دل میں اُسے لگ رہا تھا کہ دربان اُسے واپس بھیج دے گا۔
لیکن اب اُسے ایک اور خدشہ تھا کہ وہ شہزادی کو قائل کیسے کرے گی۔اُسے ہر طرح سے یہ ناممکن لگ رہا تھا۔

وہ اندر آئی تو دیکھا کہ یہ ایک وسیع کمرہ تھا جسے بیٹھک کہا جاتا تھا۔
کمرے کے سامنے بائیں طرف کے کونے میں لکڑی کا تخت بنا تھا جس پر شہزادی بیٹھی ہوئی تھیں،اور اُن کے پیچھے دو کنیزیں بیٹھی تھیں۔
باقی کمرے میں دائیں اور بائیں جانب سرخ رنگ کے مخملی گاؤ تکیے رکھے گئے تھے۔
"آؤ نور بانو!" وہ وہیں کھڑی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جب شہزادی نے اُسے آگے آنے کو کہا۔

اُس نے اپنے جوتے وہیں دروازے کے ساتھ اُتار دیے کیوں کہ اتنی خوبصورت قالین پر جوتوں کے ساتھ جانے کا اُس کا دل نہیں چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم شہزادی، بہت معذرت آپ کو اس وقت پریشان کیا، لیکن مجھے کچھ ضروری کام تھا۔" وہ شہزادی کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر کہہ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام نور بانو، آجاؤ بیٹھو۔"

شہزادی نے اس قدر اپنائیت سے کہا کہ اُسے ایک لمحے کو شک ہوا کہ یہ شہزادی خود ہیں یا کوئی اور۔

"کیسے آنا ہوا؟" اُس کے بیٹھنے پر شہزادی رخسار نے پوچھا۔

"شہزادی، جب سے میں شاہی کتب خانے کی سربراہ بنی ہوں میں نے شاہی کتب خانے کے سارے کام دل سے اور محنت سے سرانجام دیے ہیں۔ شاہی کتب خانہ ہمارے ملک کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ ملک کی وہ جگہ ہے جہاں سے علم پھیلتا ہے، جہاں ایک گزرا ہوا دَور آج سے اور آج کل سے جا کر ملتا ہے۔ اب یہ میں نے فہرست بنائی ہے۔ یہ اُن کتابوں کی فہرست ہے جن کی ضرورت نہ صرف اس شاہی کتب خانے کو ہے بلکہ یہ وہ قیمتی کتابیں ہیں جن کی ضرورت پورے ملک کو ہے۔" اُس نے اپنی لمبی تقریر مکمل کر کے خود ہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل میں شکر کیا کہ زیادہ اداکاری اس سے بھی نہیں ہو رہی تھی۔ یہ بات سچ تھی کہ یہ کتابیں بہت اہم تھیں لیکن جس طرح سے بڑھا چڑھا کر وہ بیان کر رہی تھی وہ خود حیران ہوئی۔

"بہت خوب نور بانو، میں پہلے ہی تمہارے کام سے کافی متاثر ہوئی ہوں، خاص طور پر جب تم نے ابنِ سینا کی وہ کتاب ڈھونڈ نکالی تھی اُس دن سے۔ اب تمہارا مجھ سے کیا مطالبہ ہے؟" شہزادی نے اُس کے کام کو سراہتے ہوئے آخر میں سوال کیا۔ نور بانو پھر سے حیران تھی کہ یہ شہزادی کیا چیز ہیں، کبھی اتنی اچھی بن جاتی ہیں اور کبھی انھیں دوسرے انسان سے فرق بھی نہیں پڑتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید سب کے سامنے بناوٹی بن کر رہتی ہیں، اصل میں شہزادی اتنی اچھی ہیں۔" اُس نے سوچا۔

"شہزادی، ان میں سے آدھے سے زیادہ کتابیں حجاز سے ملیں گی۔"

"یہ تو کوئی اتنے مسئلے کی بات نہیں ہے۔ میں کل ہی ان کا آرڈر جاری کرتی ہوں۔" شہزادی نے جیسے اُس کی پریشانی محسوس کرتے ہوئے اُسے تسلی دی۔

"اصل بات یہ ہے شہزادی کہ یہ کتابیں انتہائی اہم ہیں۔ان میں سے اکثر قرآنِ پاک کے وہ نسخے ہیں جو پورے برصغیر میں نہیں ہیں اور کچھ کتابیں ایسی ہیں جنہیں شائع ہوئے ابھی سال بھی نہیں ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کتابیں بہت اہم ہیں۔تو شہزادی یہ کتابیں حجاز سے آپ کو خود لانی ہوں گی۔"رُخسار جو غور سے سُن رہی تھیں، آخر میں چونکی۔اور نور بانو جو خود کو اندر ہی اندر کوس رہی تھی،"ضروری نہیں ہے اکبر نے کہہ دیا تھا تو میں منہ اٹھا کر شہزادی کو ایسے آرڈر دوں۔"اُس نے خود کو مزید کوستے ہوئے سوچا۔

"کیا کتابیں اتنی اہم ہوتی ہیں نور بانو؟"شہزادی کے لہجے میں وہی اپنائیت دیکھ کر وہ پھر سے حیران ہوئی۔"ہاں ٹھیک ہے نور بانو اب پتھر سے تو نہیں ماریں گی نا مجھے۔"نور بانو نے پھر سے سوچا۔

"جی یہ کتابیں بہت اہم ہیں شہزادی، آپ کو حجاز جانا ہی پڑے گا۔"اُس نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

"میں ان کتابوں کی بات نہیں کر رہی۔"شہزادی بولیں۔

"مطلب؟"

"کیا کتابیں اتنی اہم ہوتی ہیں نور بانو؟" شہزادی نے اُسی انداز سے سوال دہرایا تو نور بانو کو سوال کی گہرائی کا احساس ہوا۔

"کتابیں اہم ہوتی ہیں۔ کتاب محض چند صفحات کا مجموعہ نہیں ہوتی، بلکہ اپنے اندر ایک مکمل دنیا سموئے ہوتی ہے۔ یہ ہمارے دکھ، درد اور خاموشیوں کی ساتھی بنتی ہیں۔ ان سے صرف علم ہی حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ تنہائی کے لمحوں میں ہمارا سہارا بھی بنتی ہیں۔ جب ہمارے پاس کوئی نہیں ہوتا، تب کتابیں ہمارے پاس ہوتی ہیں، بغیر کسی شکوے کے۔

اسی لیے کتابیں اہم ہوتی ہیں، شہزادی۔" وہ اگر کسی اور موڈ میں ہوتی تو کتابوں کی اہمیت زیادہ اچھے سے بیان کرتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارے گھر میں کون کون ہوتا ہے نور بانو؟"

شہزادی کے ایسے سوالات نور بانو کے لیے کچھ غیر متوقع تھے۔ لیکن رخسار نور بانو کے آنے سے پہلے بہت تنہا محسوس کر رہی تھی۔ اور نور بانو کے اس وقت آنے سے جیسے کوئی خلا پر ہو گئی تھی۔ رخسار کو اس کی باتیں اچھی لگ رہی تھی۔

"میری امی ہیں، سمیرا باجی میری بڑی بہن، اور ایک میرا چھوٹا بھائی، مراد۔"

اب کی بار وہ خاموش ہی رہیں تو نور بانو کو ہی احساس ہوا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے حجاز کے بارے میں؟"

"ہم جائیں گے نور بانو! ہم ضرور جائیں گے، تمہیں پتہ ہے نا کہ مکّہ کے سفیر نے پہلے ہی مجھے دعوت دی ہے؟" شہزادی نے کچھ کُرید نے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن نور بانو کو محسوس ہوا، "شہزادی نے ہم کیوں بولا؟" اس نے سوچا۔

"جی؟"

"میں پہلے ہی وہ دعوت نامہ قبول کرنے کا سوچ رہی تھی لیکن۔۔(نور بانو کو ایک لمحے کے لیے لگا جیسے رخسار اس سے کچھ کہنا چاہتی ہو) اب میرے ساتھ تم بھی چلو گی!" لیکن اگلے

ہی لمحے رُخسار واپس اپنے شہزادی والے انداز میں آگئی تھی۔اُس نے حکم جاری کیا تھا،وہ شائستہ لہجہ پھر سے بدل چکا تھا!

"میں آپ کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں؟"

نور بانو کو حیرت ہوئی کہ شہزادی اس شاہی سفر میں اُسے کیوں ساتھ چلنے کا کہہ رہی ہیں۔

"کتابوں کا مجھے زیادہ نہیں پتہ،میں اپنے اہم کام کروں گی،تم کتابیں اِکھٹی کرنا۔یہ کام پوری طرح سے تمہارے ذمے ہوگا۔باقی کی تفصیلات تمہیں بتادی جائیں گی،اب تم جاسکتی ہو!"

شہزادی کا وہی دوٹوک لہجہ،نور بانو حیران وپریشان ہوتی گئی۔اسے رخسار کی سمجھ نہیں آئی، کہاں وہ شائستہ لب ولہجہ اور کہاں یہ حکم صادر کرنے والی شہزادی!

"شہزادی میں کوئی مسلہ ہے!"نور بانو نے ایک نظر رخسار کو دیکھ کے سوچا۔

"میں کیسے؟میں کیسے ان کے ساتھ جاسکتی ہوں؟"نور بانو اب پریشان تھی۔

"اللہ حافظ شہزادی!"اُس نے کھڑے ہو کر شہزادی کو اللہ حافظ کہا اور بہت سارے سوالات کے ساتھ وہاں سے نکل آئی۔

~~~~~

واپس کتب خانے تک وہ کیسے آئی اُسے خود پتہ نہ چلا! وہ حیران بھی تھی اور شہزادی کے عجیب وغریب رویّے سے پریشان بھی۔

"کتنی دیر کر دی نور بانو؟"

اکبر اُس کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا، اُسے دیکھتے ہی فوراً بول پڑا۔

"کیا ہوا؟"اُس کے خاموشی سے بیٹھنے پر اکبر نے پوچھا۔

"شہزادی مان گئی ہیں۔"

"واہ، دیکھا! مجھے معلوم تھا کہ تم یہ کر دو گی۔"اکبر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"حیرت کی بات ہے نور بانو! یہ تو تاریخ میں پہلی دفعہ ہو گا کہ شہزادی ملک سے باہر گئی ہیں۔ ویسے رخسار مان کیسے گئی؟"

"پتہ نہیں اکبر۔"
~~~~~

"تمہیں کیا ہوا ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے؟" اکبر نے اُس کی بیزاری نوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"شہزادی نے کہا ہے کہ میں بھی اُن کے ساتھ چلوں گی۔"

"کہاں؟"

"حجاز۔"

اکبر بھی اُسی کی طرح حیرت میں مبتلا ہوا، لیکن پھر بولا:

"اِس میں اتنی حیرت کی بات تو خیر نہیں ہے، اکثر ایسے دوروں پر شہزادی یا بادشاہ کچھ اور لوگوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے ہیں۔"

"اگر میں چلی گئی تو محل میں آپ کی مدد کون کرے گا اکبر؟"

"تو تمہاری اصل پریشانی یہ ہے؟" اکبر نے ہنس کر پوچھا اور گہری سانس لی۔

"تو کیا یہ پریشانی کی بات نہیں ہے؟"

"دیکھو نور بانو، زندگی میں جب بھی تم نے کچھ سوچا ہو کہ تم یہ کرو گی اور اُس کے اُلٹ ہو، تو پریشان یا اُداس مت ہوا کرو، بلکہ فوراً حساب لگاؤ اور اگلا قدم سوچو کہ اب کیا کرنا ہے۔ ہم بیٹھ

کے ٹھیک سے پلاننگ کرتے ہیں۔ مجھے تو حیرت اس پر ہو رہی ہے کہ رُخسار کیسے مان گئیں؟ لیکن خیر جیسے بھی مانیں، مان تو گئیں۔"

اکبر اور رُخسار بے شک کزنز تھے لیکن ماضی کی کچھ تلخ باتوں کی وجہ سے وہ دونوں ایک ہی محل میں رہتے ہوئے اجنبیوں جیسی زندگی گزار رہے تھے۔

"جی، آپ سوچیں اگلے قدم کے بارے میں۔ فی الحال میرا مسئلہ کچھ اور ہے۔" نور بانو نے بیزاری سے کہا۔

"اب کیا مسئلہ ہے؟"

"میں پھر بھی اُن کے ساتھ حجاز تک نہیں جا سکتی۔ کتابیں ہی تو لانی ہیں، اُن کے پاس لوگوں کی کمی ہے کیا؟ وہ اور بھی لوگوں کو ساتھ لے کر جائیں گی، اُن میں سے کسی سے کہہ دیں۔"

"تم کیوں نہیں جا سکتیں؟" اکبر ہنوز بیچ میں رکھی میز پر زور دے کے بیٹھا تھا۔

"اکبر، مجھے یہاں محل کی نوکری بھی مسز کیتھرین کی وجہ سے ملی ہے، ورنہ میرے گھر والے شاید کبھی نہ مانتے۔ اب اگر میں اُن سے کہوں گی کہ مجھے حجاز جانا ہے تو وہ تو بالکل نہیں مانیں گے۔"

اُس نے ساتھ ہی سر کو نفی میں ہلایا اور کرسی میں پیچھے ہو کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے بیٹھ گئی۔

"خیر، یہ بعد کی باتیں ہیں، یہ ہم دیکھ لیں گے۔ بلکہ میں صرف ایک بات تمہیں کہوں گا کہ تم اپنے بارے میں سوچو نور بانو۔ اپنے خوابوں کے بارے میں سوچو اور پھر یہ سوچو کہ کیا یہ سفر تمہارے یا تمہارے خواب کے فائدے میں ہے یا نقصان میں۔ اور تب ہی فیصلہ کرنا کہ تم جا سکتی ہو یا نہیں۔"

"چلو اب میں کچھ کام کر لیتی ہوں۔" وہ اکبر کی بات غور سے سن کے وہاں سے اُٹھتے ہوئے بولی۔

"کل گھر میں بتا دینا کہ تمہیں واپسی پر دیر ہو گی۔" وہ اپنے کمرے کی طرف جانے کے لیے مڑی تھی کہ اکبر کی آواز پر واپس مڑی اور سوالیہ نظروں سے اکبر کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے!" نور بانو نے یہ نہیں پوچھا کہ کیوں۔

وہ ابھی کچھ اور سوچ رہی تھی۔

رخسار نے اسے نہ جانے کس مشکل میں ڈال دیا تھا۔

~~~~~~

یہ رخسار کے لیے بہت خاص رات تھی کیونکہ اُس نے جِبران کو خاص طور پر دعوت پر بلایا تھا۔
~~~~~~

یہ دعوت کوئی عام دعوت کہیں سے نہیں لگ رہی تھی، رخسار نے جیسے بہت دل سے اس بھی خود طے کیا تھا جو کہ (menu) دعوت کا اہتمام کروایا تھا؛ اس نے دعوت کا بعام نامہ(محل کے باورچیوں کے لیے ایک نئی چیز تھی کیونکہ آج سے پہلے ایسا نہ ہوا تھا۔

دعوت دیوانِ خاص میں تھی۔ دیوانِ خاص کو روشنیوں اور موم بتیوں سے روشن کیا گیا تھا۔ وہ خود مخملی گاؤتکیے کے ایک طرف بیٹھی تھی، بیچ میں لکڑی کی چھوٹی سی لیکن کشادہ میز بنی تھی جس پر طرح طرح کے کھانے اور مشروبات رکھے ہوئے تھے اور دوسری طرف جِبران بیٹھا تھا، سُرمئی رنگ کا عمامہ اور خاکی رنگ کا لمبا جبّہ پہنے، وہ ہمیشہ کی طرح رخسار کے دل میں اتر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خود رخسار بھی آج ہمیشہ سے زیادہ حسین لگ رہی تھی، اُس نے سیاہ رنگ کی خوبصورت میکسی پہنی تھی۔ رخسار نے آج بہت قیمتی ہیرے کا ہار پہنا ہوا تھا، ساتھ اسی ڈیزائن کے کانٹے اور انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

اُسے بیٹھے ابھی کچھ دیر ہی ہوئے تھے، رخسار نے ہاتھ کے اشارے سے کنیزوں کو وہاں سے جانے کا کہا اور اب دیوانِ خاص میں صرف وہ دونوں تھے اور تھوڑے فاصلے پہ دروازے کے ساتھ دو دربان کھڑے تھے۔

"محترمہ اتنے خاص اہتمام کی وجہ جان سکتا ہوں؟"جِبران کو آئے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔

"تم میرے لیے کوئی عام تاجر نہیں ہو جِبران بن خلیل!"رخسار کی آواز میں کچھ تھا کہ جِبران جو کسی مشروب کا گلاس ہونٹوں تک لے جا رہا تھا، ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگا اور پل بھر میں خود کو سنبھال کر گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔

"آپ کی اس قدر عزت کا شکریہ محترمہ!"رخسار نے ابھی پھر محسوس کیا کہ وہ اُسے شہزادی کہنے کے بجائے محترمہ ہی کہتا ہے۔

"تم مجھے رخسار کہا کرو۔"اس وقت جِبران کی جگہ کوئی اور ہوتا تو پگھل کر خود ختم ہی ہو جاتا، کیونکہ رخسار کی ساری مہربانیاں اور توجہ صرف اور صرف جِبران کے لیے تھی۔

جِبران نے جواب میں صرف سر کو ذرا سا خم دیا اور کچھ نہ کہا۔ وہ اب تک بہت کچھ سمجھ چکا تھا اور اب اُسے نہ جانے کیوں وہاں مزید بیٹھنا مشکل لگ رہا تھا، پھر بھی وہ بیٹھا رہا۔

"خیر... تمہارا سودا کہاں تک پہنچا اور واپس کب جا رہے ہو؟"رخسار نے لمبی سانس لے کر باتوں کا رخ کہیں اور موڑا، جس سے جِبران کو بھی اطمینان ہوا۔

"واپس جانے میں تو ابھی وقت ہے، ابھی میں نے یہاں خریداری نہیں کی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور باقی عود کا کیا بنا؟"

"کچھ آپ نے خریدا ہے، کچھ باقی ہے۔" اُس نے مسکرا کر کہا، اور مسکرانے سے ہمیشہ کی طرح اس کے دائیں گال پر وہ گہرا گڑھا سا بن گیا اور پھر غائب ہو گیا۔

"میں کچھ روز تک حجاز جا رہی ہوں، کیوں نہ تم میرے ساتھ چلو؟ وہاں اپنا قیمتی عود بھی بیچ دو گے، اتنا تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ وہاں عود کے بہترین خریدار موجود ہیں۔" رخسار نے اُسے پیشکش کی۔

"خیر خیریت سے جا رہی ہیں آپ؟"

"میں نے کبھی کسی ہمسائے ملک یا دیگر ممالک کا دورہ نہیں کیا، ابھی میرا دل بھی تھا اور دعوت بھی آئی تھی وہاں سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا۔"

"تم ہندُستان کیسے آئے تھے؟" رخسار کا مطلب تھا کہ اپنی کشتی میں یا کسی اور کی کشتی میں۔

"میری کشتی سورت کے بندرگاہ پر کھڑی ہے۔"

"تو تم چلو گے میرے ساتھ، جِبران؟" جِبران نے اُس کے چہرے کو پہلی دفعہ غور سے دیکھا، جو دیوانِ خاص میں لگی روشنیوں میں چمک رہا تھا۔ رخسار انتہائی خوبصورت ہے، اُسے

یہ اندازہ آج ہوا۔اُسے سمجھ نہ آیا کہ انکار کیسے کرے؛ حجاز جانا اس کے اور یوسف کے پلان میں کہیں بھی نہیں تھا۔

وہ خاموش ہی رہا، زندگی میں پہلی دفعہ اُسے کسی کو انکار کرنا مشکل لگ رہا تھا۔رخسار نے اس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی اور کچھ بھی اخذ کرنے میں ناکام رہی۔

"تمہیں پتہ ہے میں یہ سفر کیوں کرنا چاہتی ہوں؟"رخسار نے اُسے مزید خاموش پا کر اُس سے پوچھا؛جواب میں جِبران نے کچھ کہے بغیر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"میں چاہتی ہوں میں ایک عام سفر کروں، شہزادی بن کر نہیں بلکہ ایک عام لڑکی کی طرح۔ یہ سفر کہیں سے بھی شاہی سفر نہ کہلائے،اس لیے اگر تم ساتھ چلو گے تو بجائے اپنی شاہی کشتیوں میں جانے کے،میں تمہاری کشتی میں سفر کرنا چاہوں گی!"

"محترمہ آپ کی پیشکش تو بظاہر بہت اچھی لگ رہی ہے لیکن میں نے ایک مقررہ مدت یہاں ہندوستان میں گزار کر واپس بغداد جانا ہے اور پھر اپنے اگلے سفر کی تیاری کرنی ہے۔"

"تم ایک تاجر ہو اور میرے خیال سے ایک تاجر کو اگر کامیابی حاصل کرنی ہے تو اُسے چاہیے کہ ہر اُس شہر یا ملک جائے جہاں اس کا جانا ممکن ہو؛ تم میرے ساتھ چلو، حجاز میں اپنا بقیہ عود بیچو، اور وہاں سے تمہیں کچھ اچھے دام ملیں تو وہ خریدو اور ساتھ یہاں ہندوستان واپس لاؤ،

یہاں بھی بیچو، اور باقی مال ساتھ بغداد لے جاؤ۔ مجھے لگتا ہے اس طرح تمہیں کافی منافع ہو گا۔" رخسار نے نہایت سنجیدگی سے سوچتے ہوئے اُسے ایک مکمل پلان بنا کر دیا، وہ جیسے اپنا ہوم ورک کر کے آئی تھی۔

"اُم... اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے!" جِبران اُس کی کیلکولیشنز سے متاثر ہوا تھا۔

~~~~~~

اب کافی سال پہلے کے دیوانِ خاص میں چلتے ہیں۔۔

نازیہ کو محل میں آئے یہ کوئی چھٹا مہینہ چل رہا تھا مگر ابھی تک اس نے کوئی خوشخبری نہیں سنائی تھی۔ اس کی بے حد خواہش تھی کہ وہ جلد سے جلد بیٹے کی ماں بنے تاکہ اس محل کے تخت کا اگلا وارث اس کا بیٹا بنے، نہ کہ آسیہ خاتون کی اولاد۔

دیوانِ خاص میں کبھی رشیدہ خاتون تو کبھی آسیہ خاتون آئے دن کوئی نہ کوئی محفل سجائے رکھتی تھیں۔ نازیہ ایک دو روز ہی وہاں گئی تھی۔

نادر کلب
Clubb of Quality Content
~~~~~~

آج بھی ان کی کوئی محفل لگی تھی جب نازیہ بھی بن سنور کر دیوانِ خاص آگئی۔اس نے ریشم کی سرمئی رنگ کی کام دار میکسی پہنی ہوئی تھی۔اس کے وہاں آتے ہی رشیدہ خاتون کے ماتھے پر واضح شکنیں ابھریں، جبکہ آسیہ خاتون پر سکون سی وہیں بیٹھی رہیں۔

اس محفل میں انگریز افسر کی امی بھی آئی ہوئی تھیں، جنہوں نے آنکھوں پر نظر کے چشمے لگا رکھے تھے اور بالوں کو شولڈر کٹ کروایا ہوا تھا،اور کریم اور مسٹرڈ رنگ کے اینٹیک انگریز اسٹائل کے بنے فراک میں بیٹھی تھیں۔نازیہ کو آتا دیکھ کر انہوں نے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر رشیدہ خاتون سے ٹوٹی پھوٹی اُردو میں پوچھا:

"یہ کون ہے؟"

"مِس سیسِلی، یہ ہماری بڑی بہو ہے...آؤ نازیہ، یہاں آکر بیٹھو۔"

رشیدہ خاتون کو نازیہ سے لاکھ اختلاف سہی مگر لوگوں کے سامنے تو وہ یہ ظاہر نہیں کر سکتیں تھیں کہ انہیں وہ پسند نہیں۔اس محل کی اور ان کے بیٹے کی عزت کا سوال تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ بہت خوبصورت ہے۔"

مِس سیسِلی نے ایک بار پھر نازیہ کو دیکھ کر رشیدہ خاتون سے کہا، تو نازیہ آ کر رشیدہ خاتون کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

مِس سیسِلی کو نازیہ اچھی لگی تھی۔ وہ خوبصورت تھی، اور مِس سیسِلی خوبصورتی کی دیوانی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محفل یوں ہی چلتی رہی...

جب کھانا کھانے کے بعد نازیہ اٹھ کر آسیہ کے ساتھ جا بیٹھی۔

"تم بانجھ ہو کیا؟"

نازیہ نے آتے ہی آسیہ خاتون سے پوچھا۔

"کیا ہو گیا نازیہ؟ کبھی تو کچھ اچھا منہ سے نکال لیا کرو۔"

وہ دونوں فارسی میں بات کر رہی تھیں۔

"تو تمہارے ہاں ابھی تک اولاد کیوں نہیں ہوئی؟ تمہاری شادی کو تو سال ہونے والا ہے۔"

نازیہ ڈھیٹ کی ڈھیٹ تھی، اپنی بات جاری رکھی۔

"اولاد دینا یا نہ دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس کی مرضی ہو گی تو وہ مجھے اس نعمت سے بھی نواز دے گا۔"

آسیہ نے اپنے شائستہ لہجے میں تحمل سے جواب دیا۔

"جو بھی ہے، تم یہ ابھی سے ذہن میں بٹھا لو کہ تخت کا وارث تو میرا بیٹا ہی بنے گا۔"

نازیہ نے مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا، تو آسیہ نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا۔ مشعلوں کی روشنی میں اس کا چہرہ اور بھی خوبصورت لگنے لگا۔

"افسوس ہوتا ہے تمہیں دیکھ کر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں؟"

نازیہ نے ایک ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

"تم بہت خوبصورت ہو... کاش تمہاری سوچ بھی ایسی ہی ہوتی، مگر افسوس!

ویسے ابھی تخت پر تمہارا شوہر بیٹھا ہے... کیا یہ بہتر نہیں کہ تم اپنی لالچ ایک طرف رکھ کر ان کی بادشاہت میں راج کرو؟"

آسیہ خاتون کی ان باتوں پر نازیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تم سچ میں اتنی ہی اچھی ہو یا بنتی ہو؟"

وہ واقعی حیران تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

محفل اب ختم ہونے کو تھی، لوگ آہستہ آہستہ دیوانِ خاص سے اٹھتے جا رہے تھے۔

"مطلب کہ تمہیں مجھ سے جلن نہیں ہوتی؟ اسی تخت پر سلیمان شاہ کا بھی تو اتنا ہی حق ہے جتنا صبغت کا... تمہیں تو مجھ سے جلنا چاہیے، اُلٹا مجھے کہہ رہی ہو کہ راج کروں؟"

وہ حیران تھی کہ کوئی آسیہ خاتون جیسا بھی ہو سکتا ہے۔ نازیہ کو لگتا تھا کہ وہ ایسا بنتی ہیں، جبکہ اصل میں ایسا نہیں تھا۔

"ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہوتا، نہ ہی تمہاری طرح سوچتا ہے، نازیہ۔

ایسی سوچ کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اپنی سوچ بدل لو، ورنہ ایک دن منہ کے بل گرو گی... اور پھر واپسی کا کوئی راستہ بھی نہیں ہو گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوسروں کے لیے اچھا سوچو گی تو اللہ تمہارے ساتھ بھی اچھا ہی کرے گا۔"

آسیہ خاتون نے اپنی بنارسی ساڑھی کا پلو تھامتے ہوئے کہا۔

دیوانِ خاص میں لوگ اب بہت کم رہ گئے تھے، یہاں تک کہ رشیدہ خاتون اور آسیہ خاتون بھی جا چکی تھیں جبکہ نازیہ مشعلوں کی لو کو گھورتی ہوئی سوچتی جا رہی تھی۔

"تم جتنی بھی اچھی بن جاؤ، جتنے بھی دکھاوے کر لو... یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔
اصل بات تخت کی ہے...اور اس تخت پر راج میری اولاد کرے گی، آسیہ — نہ کہ تم یا تمہارا
شوہر یا تمہاری اولاد!!

~~~~~~

شام کے سائے پورے شہر پر پھیل چکے تھے، آسمان کی نیلاہٹ آہستہ آہستہ گہری ہوتی گئی۔
ایسے میں رخسار کا کمرہ بھی آہستہ آہستہ اندھیرے میں ڈوب رہا تھا۔
"حجاز کا سفر! یہ میرے لیے بہت ضروری ہے! میں بچپن کے بعد سے اب تک کہیں نہیں
گئی۔" وہ گہری سوچ میں تھی۔
"میں کیسے ایک تاجر کو پسند کرنے لگ گئی ہوں، ایک عام سا معمولی سا تاجر جو عود بیچتا ہے...
مجھے اُس سے محبت ہونے لگی ہے؟" اُس نے پھر سے سوچا۔
"کیا یہ واقعی محبت ہے یا وقتی لگاؤ ہے؟" اُس نے خود سے سوال کیا۔
اور اُٹھ کر پتلی سی موم بتی اٹھائی، اُسے جلایا اور پھر اُس موم بتی کے ذریعے ایک ایک کر کے
کمرے کے سارے چراغ جلانے لگی۔ اندھیرے میں ڈوبا کمرہ روشنی میں بدل رہا تھا۔
~~~~~~

"یہ محبت نہیں یہ وقتی لگاؤ ہے، رخسار!"اُس نے خود کے سوال کا خود ہی جواب دیا اور کمرے میں موجود آخری چراغ بھی جلا دیا۔

~~~~~~

"سمیرا کو شہزادی کا بتاؤں یا نہیں؟"نور بانو اپنے سرخ اینٹوں سے بنے کمرے کے بیچ میں رکھے بیڈ پر لیٹی سوچ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے رہنے دیتی ہوں، جانا تو میں نے نہیں ہے"اُس نے پھر سے سوچا۔

اور پھر اکبر کی بات پر غور کرنے لگی۔

"اکبر نے کہا تھا کہ اِس کے بارے میں سوچوں؟"

"سوچوں گی تو تب جب تھوڑی اُمید بھی ہو گی، جب مجھے پتا ہے کہ کوئی جانے نہیں دے گا تو میں سوچوں بھی کیسے؟"وہ سر جھٹک کے اُٹھ گئی اور مستطیل نما میز پر رکھی کتاب کھول کے پڑھنے لگی۔
~~~~~~

یہ درمیانے سائز کی سیاہ جلد والی کتاب تھی جس کا کوئی نام نہیں تھا، شاید لکھنے والے نے بغیر نام کے لکھ ڈالی تھی یا نام مٹ چکا تھا کیونکہ کتاب کی حالت بتا رہی تھی کہ یہ کم سے کم ایک صدی پرانی ہے۔۔

"تم خیر مانگو۔اللہ سے ہمیشہ خیر مانگنی چاہیے۔ہر چیز میں۔ہر فیصلے میں اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز میں۔"

وہ پڑھتے پڑھتے رکی اور پلنگ کے تاج سے ٹیک لگا کے آگے پڑھنے لگی۔

"تمہیں پتا ہے خیر کیوں مانگنی چاہیے؟اِس کی مثال دیتا ہوں۔مثال کے طور پہ تم نے کہیں جانا ہے اور تمہارا وہاں جانا ضروری بھی ہے لیکن بہت زیادہ بارش یا طوفان ہے اور تمہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ تم وہاں کیسے پہنچو گے تو تم اللہ سے دعا کرو کہ تمہارے جانے میں اگر خیر ہے تو تم چلے جاؤ اور اگر جانے میں خیر نہیں ہے تو نہ جاؤ۔یہ اللہ سے مشورہ ہے۔پھر اگر تم گئے تو وہ بارش یا طوفان تھم جائے گا اور تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر رُک گئے اور نہ گئے تو تمہارے لیے اِسی میں خیر ہو گی۔"

وہ ٹھہر کے سوچنے لگی، ایک دم سے اُس کا ذہن حجاز کی طرف گیا اور پھر سر جھٹک کے واپس وہیں سے آگے پڑھنے لگی۔

"خیر شر اور بلا کو دُور کرتی ہے۔ جب ہم اللہ سے خیر کی دعا مانگتے ہیں تو اللہ ہم سے راضی بھی ہوتا ہے اور ساتھ ہی پھر اللہ ہمیں اُس پر بھی راضی کرتا ہے جو وہ ہمارے لیے فیصلہ کرتا ہے۔ خیر مانگنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ تم دو رکعت حاجت کے نفل پڑھو، یہ خاص طور پہ تب پڑھو جب تم ایک فیصلہ لینے میں مشکل پاؤ۔ جب تمہیں یہ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ دو چیزوں میں سے کس چیز کو چُنو یا دو راستوں میں سے کون سا راستہ چُنو تو تم دو رکعت نفل پڑھو اور پھر اللہ سے خیر کی دعا مانگو، پھر تم خود دیکھو گے کہ کیسے تمہاری مشکل حل ہوتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے کتاب بند کر کے واپس میز پر رکھی اور سر پلنگ کی تاج سے ٹکا کے آنکھیں بند کر کے سوچنے لگی اور ابھی چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ اُس نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کے دو رکعت نفل پڑھنے لگی۔ نفل پڑھ کے اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ہی تھے کہ اُس کے لب خود بہ خود ہلنے لگے۔

"یااللہ! میں نہیں جانتی کہ آپ سے خیر کیسے مانگوں، مجھے نہیں معلوم کہ خیر کیا ہے؟اور کس چیز میں ہے۔میں بس آپ سے یہ دعا کرتی ہوں کہ اگر میرے حجاز جانے میں خیر ہے تو میں بغیر کسی رُکاوٹ کے چلی جاؤں اور اگر میرے حجاز جانے کے بجائے یہیں رُکنے میں خیر ہے تو مجھے یہیں روک دے اور پھر میرا دل اِس پر راضی کر دے۔"

دعا کر کے اُس نے جائے نماز تہہ کر کے واپس اپنی جگہ پر رکھا،اُسے اپنا دل ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔اُسے لگا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ تھا جو ہلکا ہو گیا!

~~~~~~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج موسم کافی خوشگوار تھا۔ساری رات بارش ہوتی رہی۔اب بارش رُک گئی تھی مگر فضا میں اب بھی ایک خوشگوار سی ٹھنڈک موجود تھی! بارش نے موسم کو تھوڑا سا بدل بھی دیا تھا کیونکہ آج باقی دنوں سے ذرا گرمی کم تھی،ویسے بھی وہ زمانہ ایسا تھا جب نہ گرمی اس قدر بے رحم ہوا کرتی تھی اور نہ ہی کلائمٹ چینج جیسی اصطلاحات نے ابھی جنم لیا تھا۔
~~~~~~

اس وقت جیسے دوپہر کا اختتام تھا اور عصر کا وقت شروع ہونے والا تھا جب وہ چکور سے صحن کے بیچ میں رکھی ایک کرسی پر آکر بیٹھا تھا، دوسری کرسی پر پہلے ہی یوسف بیٹھا کسی حساب کتاب میں مشغول تھا۔

"جبران یہ باقی کے عود کا کیا کرنا ہے؟ ہم یہاں لاہور ہی بیٹھے رہیں گے یا کسی اور سے کوئی بات چیت بھی کریں گے اس حوالے سے؟" یوسف جیسے کافی دیر سے حساب کتاب کر رہا تھا۔اور اس نے کافی دن سے دیکھا تھا کہ جبران کاروباری کاموں پہ توجہ نہیں دے رہا تھا۔

"دکھائیں گے کیوں نہیں دکھائیں گے! تم بتاؤ ذرا ابھی تک کیا صورتِ حال ہے تم نے کیا سوچا ہے بغداد کون سی چیزیں لے کر جائیں گے؟" جبران بھی جیسے سنجیدہ تھا، ویسے عموماً یوسف غیر سنجیدہ رہتا تھا اور جبران سنجیدگی سے کاروباری کاموں کو لے کر بیٹھا رہتا تھا لیکن آج کل جبران کا کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔

"یہ سب تو تمہارے سامنے ہے، جو شہزادی نے عود لیا تھا اُس میں تو ہمیں بہت منافع ہوا ہے، یہ اُس کا حساب ہے سارا۔" یوسف نے چھوٹی سی گول میز پر رکھے کاغذات میں سے ایک کاغذ نکال کر جبران کو دکھایا جو کہ جبران نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا جیسے وہ یہ کام اُس پر چھوڑ چکا ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"باقی جو عود ہم نے ایک ایک کر کے بیچا ہے، اُس کی مانگ بھی کم نہیں۔ منافع تو خوب ہو رہا ہے، مگر یوں بکھری بکھری فروخت کے ساتھ ہم بغداد کب جا پائیں گے؟ منافع تو بے شک زیادہ ہے، مگر وقت بے انتہا ضائع ہو گا۔ رہا سوال یہ کہ ہم بغداد آخر کیا ساتھ لے کر جائیں، تو ہمارے سامنے دو راہیں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی ایک شے کو زیادہ تعداد میں خرید کر ساتھ لے جائیں تاکہ وہاں جا کر اُسے تھوک اور پرچون دونوں میں بیچ سکیں، اور وہ بھی ایسی نایاب شے ہو جو اس وقت بغداد کی منڈیوں میں کم دستیاب ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ چار پانچ مختلف اشیاء اکٹھی کریں، چاہے وہ خوشبودار مصالحے ہوں، نرم و گرم کمبل ہوں یا اور کوئی نفع بخش سامان۔ اب تم ہی فیصلہ کرو کہ کس راہ پر قدم بڑھانا بہتر ہو گا۔" یوسف نے تفصیل سے بتایا۔

"ہم حجاز جائیں گے۔"

"حجاز؟ حجاز کیوں؟" یوسف نے حیرانی سے پوچھا کیونکہ جہاں تک اُس کا علم تھا ایسا پلان تو ان لوگوں کا دُور دُور تک نہیں تھا۔

"بقایا عود وہاں بیچیں گے اور وہیں سے کچھ ایسا ساتھ لائیں گے جو ہم واپس ہندوستان آکر بھی بیچیں اور بغداد جا کر بھی تو اس طرح منافع بھی زیادہ ہو گا۔"

Clubb of Quality Content

"ایک منٹ، ہم یہاں سے حجاز جائیں گے، پھر واپس یہاں آئیں گے اور پھر بغداد جائیں گے؟"

"جی۔" جبران نے مختصراً کہا۔

"بھائی دماغ تو ٹھیک ہے؟" یوسف کی حیرانی بجا تھی کیونکہ حجاز بغداد اور ہندوستان کے بیچ میں آتا تھا، وہ لوگ اگر چاہیں تو وہیں سے آگے بغداد جا سکتے ہیں۔

"جی دماغ اور طبیعت سب ٹھیک ہے۔"

"اور تمہیں یہ پاگلوں والا مشورہ کس نے دیا؟" یوسف کے سوال پوچھنے سے پہلے ہی جبران اُٹھ چکا تھا اور باہر جانے والے دروازے تک چلنے لگا۔

"تمہاری شہزادی نے۔" اُس نے مڑے بغیر کہا اور گھر سے نکل گیا، یوسف اب مزید حیران تھا۔

~~~~~~

وہ شام کی چائے بنا رہی تھی جب سمیرہ اُس کے پاس آکر بولنے لگی۔

"کتنے دن کے بعد آیا ہے اور وہ بھی تھوڑی دیر بیٹھ کے جانے لگا ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb
~~~~~~

"ہیں کون ؟"

"اسد کی بات کر رہی ہوں" سمیرہ غصّے میں تھی۔ لیکن اسد کا نام لیتے ہوئے قدرے شرماتے ہوئے بولی۔

"اوہو اسد بھائی آئے ہیں، ایک کپ چائے اور بناتی ہوں پھر" نور بانو کو جیسے چائے کی پڑی تھی۔

"بناؤ تم چائے" سمیرہ اُسی طرح غصّے سے کہہ کے نکل گئی۔

"ہیں اِس کو کیا ہوا" نور بانو نے خود سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جب چائے بن گئی تو وہ چائے کی ٹرے کے ساتھ ہی صحن میں آئی، تو دیکھا کہ سمیرہ ادھر ہی بیٹھی ہے۔

"السلام علیکم اسد بھائی بڑے دن بعد چکر لگایا ہے آپ نے، لوگ بہت اُداس ہو رہے تھے" اُس نے آتے ساتھ ہی اونچی آواز میں بولا تو سمیرہ نے اُس کو غصّے والی آنکھیں دکھائیں جبکہ اسد نے دھیرے سے ایک نظر سمیرہ کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح شرما گئی۔ نور بانو نے ٹرے

چارپائی پہ ہی رکھی۔اسد کرسی پر بیٹھا تھا، چارپائی پر مہرالنساء خاتون بیٹھی تھیں اور ایک کرسی پر، جو دیوار کے ساتھ رکھی تھی، سمیرہ بیٹھی تھی۔

"وعلیکم السلام نور بانو کیسی ہو؟"اسد نے اُس کی دوسری بات نظرانداز کرتے ہوئے اُس سے اُس کا حال پوچھا۔

"ہم تو ٹھیک ہیں آپ سنائیں"نور بانو اب سب کو ایک ایک کر کے چائے دے رہی تھی۔

"اللہ کا کرم ہے۔کُتب خانہ کیسا ہے تمہارا؟"نور بانو نے آخری کپ سمیرہ کو پکڑایا اور خود اپنی چائے کا کپ لے کے اسد کے دائیں طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گئ۔

"بہت اچھا!تو کیا باتیں کر رہے تھے آپ لوگ میرے آنے سے پہلے؟"

"ابھی تک کوئی خاص بات نہیں کی تھی ہاں البتہ اب کرنے جارہا ہوں۔"نور بانو کا ایک دم دل بیٹھنے لگا کہ ایسا نہ ہو پھر سے اُس کے اور عمر کے رشتے کی بات نہ شروع کردے۔

"پھوپو اب میں اصل بات پہ آتا ہوں جس وجہ سے میں یہاں آیا ہوں۔"

"جی بیٹا بولو"مہرالنساء خاتون بولیں اور اُدھر نور بانو سانس روکے بیٹھی تھی۔

"اصل میں کوئی بڑا تو ہے نہیں جو آپ سے یہ بات کرے اس لیے مجھے خود کرنی پڑے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ اب شادی کر لوں، اس طرح سمیرہ بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی۔ تو اگر آپ کی رضامندی اس میں شامل ہے تو ہم رُخصتی کی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔" اسد کی بات مکمل ہوتے ہی جہاں نور بانو کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی وہیں سمیرہ اپنی خوشی کو چھپا نہ سکی اور اپنی چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے ہی اندر کمرے میں چلی گئی۔

~~~~~~

"کیا کر رہی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور بانو اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب سمیرا اس کے کمرے میں آئی۔ اسد جا چکا تھا، سمیرا خوش تھی۔ اس کی شادی کی تاریخ کچھ ماہ بعد کی طے ہو گئی تھی۔

"کچھ نہیں سمیرا باجی، ایسے ہی بیٹھی تھی۔"

سمیرا آ کر اس کے پلنگ پر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

نور بانو نے سمیرا کے چہرے پر خوشی کے آثار محسوس کیے۔

"مبارک ہو آپ کو، اللہ آپ کے نصیب اچھے کرے اور آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔"
~~~~~~

"آمین، خیر مبارک، اللہ تمہارے بھی نصیب بہت اچھے کرے نور بانو" سمیرا نے جواباً سے بھی دعا دی۔

"نصیب" کا لفظ سنتے ہی ذہن شادی کی طرف گیا اور پھر عمر کی طرف۔ وہ کبھی بھی عمر سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ عمر اچھا نہیں تھا، یہ بات صرف اسے پتا تھی۔ اس کے پاس بھی عمر کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا، یہ بس اس کے دل کی گواہی تھی کہ وہ شخص اس کے لیے کبھی اچھا نہیں ہو سکتا، اور دل کی ایسی گواہیاں اکثر صحیح ثابت ہوتی ہیں۔

نور بانو نے دل ہی دل میں آمین کہا۔

"آج کل یہ فرنگی کچھ زیادہ ہی نہیں آنے لگ گئے؟" سمیرا نے نور بانو سے کہا۔ لفظ "فرنگی" فارسی زبان کا لفظ ہے جو ہندوستانی اور قدیم مغلیہ دور میں انگریزوں کے لیے استعمال ہوتا تھا، خاص طور پر یورپی لوگوں کے لیے۔

"وہ دن بہ دن مضبوط ہوتے جا رہے ہیں سمیرا باجی، وہ پڑھے لکھے بھی ہیں،" نور بانو نے اپنی رائے دی۔

"تمہیں فرنگی اچھے لگتے ہیں؟" سمیرا نے سادگی سے اس سے پوچھا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے نہ یہ لوگ اچھے لگتے ہیں نہ ہی برے، میں زندگی میں ہر انسان سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ میں نے ان فرنگیوں سے بھی بہت کچھ سیکھا ہے، آج مجھے ان کی زبان بھی آتی ہے۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ فرنگی اتنے مضبوط کیسے ہوتے جا رہے ہیں، اس کے پیچھے کیا راز ہے؟" سمیرا نے ایک اور سوال کیا۔ اسے معلوم تھا نور بانو کتابیں پڑھتی ہے، باہر کے لوگوں کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی ہے۔ اب محل بھی جاتی ہے، اس کو ہر بات پتا ہوتی ہے۔

"کہتے ہیں فرنگیوں نے سمندر پار نئی زمینیں پالی ہیں، جہاں سے سونا چاندی بے حساب نکل رہا ہے، جس کی وجہ سے فرنگی مالا مال ہو گئے ہیں۔ یہی زمینیں ان کی طاقت ہیں، جو ان لوگوں کو دن بہ دن مضبوط اور طاقتور بناتی جا رہی ہیں،" نور بانو نے اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا۔

نور بانو اس وقت امریکہ کی دریافت کی بات کر رہی تھی۔ امریکہ اس وقت دریافت ہو چکا تھا۔ اس وقت امریکہ کو دوسرے ناموں سے جانا جاتا تھا، جیسے نور بانو نے کہا "سمندر پار نئی زمینیں"۔ کچھ اس طرح کے ناموں سے امریکہ کو جانا جانے لگا۔ اہم بات اس وقت یہ تھی

کہ تجارت کے سمندری راستے تبدیل ہو رہے تھے۔دنیا بدل رہی تھی!اور یورپی ممالک دن بہ دن طاقتور ہوتے جا رہے تھے۔

"اچھا؟ یہ سب تو مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔خیر،نور بانو اب تو بہت تیاریاں کرنی ہیں شادی کی۔کپڑے سلوانے ہیں"

سمیرا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

تو وہ دونوں سمیرا کی شادی کی باتیں کرنے لگیں۔

~~~~~

شاہی کتب خانے میں ہمیشہ کی طرح آج بھی لوگ تو موجود تھے لیکن خاموشی برقرار تھی۔

ایسے میں جب وہ کتب خانے آئی تو اس نے اکبر کو اپنا منتظر پایا۔

"السلام علیکم اکبر"اُس نے کرسی پر بیٹھنے کے بجائے کھڑے کھڑے سلام کیا،ذہن میں کچھ کتب خانے سے متعلق کام تھے۔

"وعلیکم السلام،بیٹھو"

"نہیں،میں بیٹھ نہیں رہی،کچھ کام رہتے ہیں میرے"
~~~~~

"اچھا پھر سنو، آج جب تمہارا کتب خانے سے جانے کا وقت ہو گا تو میرے پاس آنا، کچھ ضروری کام کرنے جانا ہے"

"اچھا" وہ بے دھیانی سے بولتی ہوئی اپنے کمرے میں آ گئی۔

معمول کے کام ختم کر کے تقریباً تین بجے تک وہ دوبارہ اکبر کے پاس آئی۔

"جی بولیں اب"

"ہم نے آج وہ ضروری کام کرنا ہے"

"کون سا کام ؟" نور بانو نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"یاد ہے خط میں میرے بابا نے لکھا تھا کہ خط کے پیچھے چابی ہے ؟"

"جی جی ؟" نور بانو نے جیسے یاد کرتے ہوئے کہا۔

"وہ چابی تہہ خانے میں کسی جگہ کی ہے، اس وقت تہہ خانے میں کوئی نہیں ہوتا۔ تم میرے ساتھ چلو تاکہ ہم دونوں مل کے وہ راز تلاش کریں"

"اچھا، میں کبھی محل کے تہہ خانے نہیں گئی" نور بانو کو اب راز تلاش کرنے سے بھی زیادہ جیسے تہہ خانہ دیکھنے کا تجسس تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"محل کے تہہ خانے میں کوئی نہیں جاتا اور اکثر لوگوں کو تو اس بات کا علم بھی نہیں کہ محل میں تہہ خانہ بھی ہے۔"

"اچھا؟ایسا کیوں ہے؟"نور بانو کو حیرت ہوئی۔

"کیونکہ یہ تہہ خانہ میری تائی۔۔ ملکہ نازو کا تھا۔ان کے جانے کے بعد یہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔"

کچھ دیر ان لوگوں نے انتظار کیا،اور پھر پہلے اکبر یہ دیکھنے گیا کہ جس طرف تہہ خانے کی سیڑھیاں نیچے جاتی ہیں وہاں تو کوئی نہیں ہے،پھر اس نے نور بانو کو بلایا۔

نور بانو اکبر کے پیچھے پیچھے تھوڑے فاصلے پر اس طرح چلی کہ گزرنے والے کو یہ شک نہ ہو کہ یہ دونوں ایک ساتھ جا رہے ہیں۔یہ محل کا وہ حصہ تھا جہاں شہزادی رہتی تھیں لیکن اس حصے کے بھی پچھلے حصے میں یہ لوگ گئے تھے۔یہاں کشادہ سا باغ تھا جس میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے سبز قالین بچھادی ہو،جس کے کناروں پر بنی پتلی سی کیاریوں میں گلاب کے پھول لگے تھے۔یہ باغ جہاں ختم ہو رہا تھا وہیں پر محل کا وہ پچھلا حصہ تھا اور یہیں برآمدے میں ایک دروازہ تھا،اس دروازے کے اندر آتے ہی سیڑھیاں نیچے کو گئی ہوئی تھیں۔

Clubb of Quality Content

اسے لگا تھا کہ چونکہ یہ تہہ خانہ ہے تو یہ باقی محل کی طرح خوبصورت نہیں ہوگا لیکن اس کی سوچ غلط تھی۔ یہ تہہ خانہ بھی باقی محل کی طرح خوبصورت ہی تھا۔ یہ ایک درمیانے سائز کا ہال تھا جس میں تین سے چار دروازے تھے۔ اکبر سامنے والے دروازے کی طرف گیا، وہ بھی خاموشی سے وہیں گئی۔ یہاں کوئی بھی نہیں تھا، کوئی ایک ذی روح بھی نہیں!

اب وہ دونوں ایک کشادہ ہال میں آگئے تھے جہاں آکر نور بانو کو لگا کہ یہ کسی زمانے میں بیٹھنے کی جگہ تھی کیونکہ اس ہال کے دونوں طرف تخت رکھے گئے تھے اور ان تختوں پر گاؤ تکیے رکھے ہوئے تھے جو اس وقت سفید چادروں سے ڈھکے ہوئے تھے جیسے دھول مٹی سے بچائے جا رہے ہوں۔ ہال کے بالکل سامنے ایک اور بڑا تخت تھا جس پہ بیٹھنے کے لیے ایک سیڑھی چڑھنی پڑتی تھی۔ جس کے پیچھے کوئی مجسمہ تھا، جو نہ زیادہ بڑا تھا نہ ہی چھوٹا تھا، اس مجسمے کو بھی سفید چادر سے ڈھک کے رکھا تھا۔

"یہاں آؤ" اکبر نے مجسمے والی جگہ پر کھڑے ہو کر اسے بلایا۔

"یہاں تو مجھے کچھ بھی راز جیسا نظر نہیں آرہا" نور بانو نے وہاں جاکر تفصیل سے مجسمے کے آگے پیچھے دیکھ کر کہا۔ پھر وہ ذرا آگے گئی، مجسمے کے دائیں طرف دیوار بنی تھی۔ وہ کوئی چھوٹی سی دیوار تھی جس کو سرخ رنگ دیا گیا تھا۔ وہ وہیں دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"یہاں کیا ہے اور یہ چابی کس چیز کی ہے؟" اکبر بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اب وہ دونوں ایسے بیٹھے تھے کہ دونوں کی باقی ہال کی طرف پیٹھ تھی اور بیچ میں دیوار تھی اور دیوار کے ساتھ بائیں طرف مجسمہ تھا۔ اس حِصّے کے فرش پر سرخ قالین بچھی تھی جو قالین کا ایک ٹکڑا الگ رہا تھا۔ نور بانو نے مجسمے کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور پھر جہاں مجسمہ ختم ہو رہا تھا وہاں سے قالین ہٹائی، اور پھر ہٹاتی گئی یہاں تک کہ وہ پورا قالین کا ٹکڑا اس نے ہٹا دیا تھا۔

"یہ دیکھو اکبر" زمین میں جیسے کوئی دروازہ سا بنا تھا۔ اکبر نے آگے آکر دروازے کو دیکھا پھر اپنی جیب سے وہ چابی نکالی۔

"یہ چابی دروازے کی نہیں ہے، دروازہ کھلا ہے، یہ چابی کسی صندوق کی لگ رہی ہے" نور بانو نے اسے کہا اور پھر جھک کر دروازہ اٹھانے لگی۔

"رکو، یہ بھاری لگ رہا ہے، مل کر اٹھاتے ہیں"

دروازہ اٹھانے کے بعد نیچے زمین میں جیسے قبر کھودی گئی تھی جو دیکھنے میں اوپر سے خالی لگ رہی تھی۔

"تم دروازہ پکڑ کے رکھو، میں نیچے دیکھتا ہوں" اکبر نے اسے دروازہ پکڑ کے رکھنے کو کہا اور خود نیچے اتر گیا۔ نور بانو نے بمشکل اس ڈھکن نما دروازے کو تھاما ہوا تھا۔

وہاں اتر کر اسے ایک مضبوط لوہے کا بنا صندوق ملا جو اس نے اوپر رکھا اور خود باہر آگیا۔ ان لوگوں نے دروازہ واپس رکھا اور قالین ٹھیک کیا۔ اکبر واپس دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھ گیا اور اس صندوق میں چابی گھمانے لگا۔ ابھی اس نے چابی گھمائی ہی تھی کہ دو لوگوں کی باتوں کی آواز آئی۔ نور بانو مجسمے کے پیچھے تھی اور اکبر دیوار کے پیچھے! وہ دونوں اپنی جگہ سُن ہو گئے، دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، اکبر نے خاموشی سے صندوق اپنے دائیں طرف رکھا اور انگلی کے اشارے سے نور بانو کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

آواز اب زیادہ قریب ہوئی جیسے وہ لوگ اب اس ہال میں آئے ہوں۔

"محترمہ یہ تو کافی خوبصورت تہہ خانہ ہے" نور بانو نے وہ جانی پہچانی آواز سنی۔

"یہ میری امّاں کا تہہ خانہ تھا، یہاں کی ایک ایک چیز انہوں نے اپنے ہاتھوں سے سجائی تھی، جیسے وہ خود خوبصورت تھیں ویسے ہی وہ خوبصورتی کو پسند بھی کرتی تھیں" یہ آواز رُخسار کی تھی۔

"تو مطلب آپ اپنی والدہ پہ گئی ہیں؟" اور یہ آواز جبران کی تھی۔ وہ شناسا آواز وہ پہچانتی تھی۔

"کس حوالے سے؟ خوبصورتی میں؟" رُخسار نے مسکرا کے پوچھا۔

اکبر نے ہاتھ کے اشارے سے نور بانو کو کہا کہ نہ ہلو۔

"ہر طرح سے؟" جبران نے خوبصورتی والی بات نظرانداز کی۔

"میرے چچا سلیمان شاہ مجھے بچپن میں کہا کرتے تھے کہ میں اپنی ماں کی طرح ہوں، پر خیر یہ دیکھو یہاں امّاں کی خاص سہیلیاں آیا کرتی تھیں پھر یہاں اُن کی محفل لگتی تھی" وہ دونوں اب ہال کے بیچ میں کھڑے تھے۔

"ان کی محفل دیوانِ خاص میں نہیں سجتی تھی؟" جبران نے پوچھا کیونکہ اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ شہزادی یعنی رُخسار اپنی محفل دیوانِ خاص میں لگاتی تھی۔

"امّاں کو اپنے ہاتھوں سے سجائی جگہ زیادہ پسند تھی۔انہیں یہاں آکر سکون ملتا تھا۔ویسے تم نے ابھی تک بتایا نہیں، حجاز جانے کے بارے میں؟"نور بانو جو خود کو چھپانے کے چکر میں سانس روکے ایک ہی حالت میں بیٹھی تھی رُخسار کے پوچھنے پر چونک گئی۔

"ارادہ تو ہے،اب دیکھو" جبران نے عام لہجے میں کہا۔

"اتنی خاص بات تم نے ایسے بتائی"رُخسار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی والدہ کہاں ہوتی ہیں؟ان کو نہیں دیکھا میں نے" جبران نے اس کی بات نظرانداز کی تھی۔

جبران کے اس سوال پہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رُخسار سُن ہو گئی تھی،ایک لمحے کے لیے رُخسار کو لگا وہ خود بھی کوئی مجسمہ بن جائے گی۔

"امّاں محل میں نہیں ہوتیں"اُس نے بظاہر عام سے لہجے میں کہا۔

وہ دونوں اب مجسمے کے ساتھ بنی اس چھوٹی سی دیوار تک آئے تھے۔ نور بانو نے پریشان نظروں سے اکبر کو دیکھا۔ اکبر نے دوبارہ انگلی کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

رُخسار اس دیوار کے ساتھ لیکن دیوار سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی اسے تخت کے بارے میں بتا رہی تھی اور جبران مجسمے کے ساتھ کھڑا وہاں موجود تخت دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو واقعی بہت کمال کی چیز ہے" اُس نے تخت دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تخت تھوڑا مختلف تھا، اس کی بناوٹ دلچسپ تھی اور دیکھنے والی آنکھ کو زیادہ دیر دیکھنے پہ مجبور کرتی تھی۔ نور بانو نے آنکھیں بند کیں اور ایک دم سے اسے وہ دعا یاد آئی جو اس نے کتاب میں پڑھی تھی: "یا اللہ خیر ہو" بس اس نے اتنا ہی کہا، وہ اور دعا بھی نہ مانگ سکی۔

جبران کو ہلکی سی حرکت محسوس ہوئی تھی جس کے باعث اس نے مڑ کر ذرا مجسمے کے دوسری طرف دیکھا تو اسے نور بانو کی ایک جھلک نظر آئی۔ اسی نور بانو نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"یہ مجسمہ بہت تنقید کا شکار رہا تھا لیکن امّاں کی پُرزور خواہش کے آگے بابا نے بھی ہار مان لی تھی۔ یہ تبھی یہاں تہہ خانے میں ہے تاکہ عام لوگوں کی نظروں سے دُور رہے"رُخسار نے اب جبران کو مجسمے سے متعلق تفصیلات دینا شروع کیں۔

نور بانو نے انگلی کے اشارے سے جبران کو چپ رہنے کا کہا۔

"یہاں سے چلو، میرا دم گھٹ رہا ہے" جبران نے رُخسار سے کہا تھا، نور بانو کی اب تھوڑی تھوڑی سانس بحال ہوئی تھی۔

"اوہ، طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟"رُخسار نے کہتے ہوئے اس کے ماتھے کو چھوا تو اس نے اسے چھونے دیا کیونکہ اس وقت اسے وہاں سے کسی بھی طرح نکلنا تھا۔

"شاید تہہ خانے میں دم گھٹنے لگا ہے"

"اچھا آؤ باہر جاتے ہیں"

رُخسار جانے کے لیے مڑی تھی تو جبران نے ذرا جھک کر دوبارہ نور بانو کو دیکھا اور پھر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اکبر پر نظر پڑی اور جلد ہی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

~~~~~~
~~~~~~

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842